وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

اللمعات الآصفیہ

(یادگار)

خودمختاری دولت آصفیہ

مرتبہ

مولوی محمد غوث صاحب مددگار صدر مدرس

مدرسۂ دینیات سرکار عالی

در مطبع توکل المطابع عرب [illegible]

حیدرآباد

۱۳۲۲

قیمت ۸/

فہرست مضامین اللمعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی

یورث الارض من یشاء ویعطی الملک من یشاء

والصلوۃ والسلام علی سلطان الانبیاء سید الاصفیاء

وعلی الہ النجباء واصحابہ النقباء

رسالہ ہذا اعلیحضرت۔ رفیع القدرت ظل سبحانی۔ خلیفہ رحمانی تاجدار دکن حفظہ اللہ عن الشرور والفتن ما ظہر منہا وما بطن کے خودمختاری حکومت کی تقریب سعید ۶ رجب سنہ ۱۳۲۲ ہجری کے یادگار مین تالیف کیا گیا۔

جس مین دہ احادیث شریفہ جو مسلمان فرمان روا۔ حاکم کے فضائل۔ تعلیم قومی تربیت ملی۔ اور مکارم اخلاق کے متعلق وارد ہین بطور اجمال واختصار جمع کیے گیے ہین جس سے مقصود قوم مین دینی جذبات۔ مذہبی احساس کا پیدا کرنا ہے۔

اصل موضوع کے لکھنے کے آگے یہان اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ موجودہ جلیل القدر

فرمانروای دکن خلداللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ، ووسع دولتہٗ وعز نصرہٗ کا عہد زرین - تاریخ اسلام مین خاص امتیاز رکھتا ہے - دورحالیہ کے اعلیٰ ترین خصوصیات سے علوم وفنون صنعت وحرفت کی سرپرستی - اہلِ کمال کی قدردانی - ملک وملت کی ہمدردی - عالم اسلام کی غمخواری - ریاست کی ترقی - رعایا کی بہبودی - احیاء شریعت اصلاح تمدن ہے - بلحاظ اعلیٰ علم وفضل - جذبات ملی ووطنی - سیاسی قابلیت - وسعت معلومات - اپنی نظیر آپ ہین -

جسطرح اعلیحضرت ظل سبحانی جسقدر علماء وفضلا مین سلطان العلوم ہین - اسی طرح آپ ملت اسلامیہ کے پاس بہ وجہ اپنی دین پروری - ہندونصرانی ہردلعزیزی فیاضی کے سلطان القلوب ہین -

عثمانی چشمہ فیض سے نہ صرف اہل اسلام بلکہ اور اقوام بھی سیراب، فیضیاب ہو رہے ہین - انگلستان کے اسقف اعظم - بمبئی کے پارسی موبدان - مدراس کے لاٹ پادری - اور وہان کے کرسچین کالج، اور ریاست کے یورپین مشنریز وغیرہ وغیرہ خوان آصفی کے نمکخوار ہین - یورپین سوسائٹی مین اعلیٰ حضرت

گریٹ اڈمنسٹریٹر کے نام سے یاد کیے جاتے ہین۔

فیاضی۔ وسیع النظری۔ سلاطین اسلام کا مابہ الامتیاز خصیصہ رہا ہے۔

سیاسی تواریخ۔ ان تابان و درخشان امور کے اظہار سے ازحد مجتنب و محترز رہتے ہین

تعلیم یافتہ ہندوستان۔ تعجب سے دیکھے گا۔ کہ دکن کے اورنگ زیب ثانی کی ریاستمین

مساجد سے کئی گونہ زیادہ جاگیر۔ معاش۔ ہندو رعایا کے معابد کو عطا کیے گئے

ہین۔ ان مین یہان بعض کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

مندر اتھوبا کیلیے ضلع عثمان آباد مین ایک گانون وقف ہے۔ معبد بھدرا چلم پچیس ہزار سالانہ

معبد گشن باغ بارہ ہزار۔ مندر ترولور (ضلع چنگل پٹہ مدراس) چوبیس ہزار۔ مندر سیتارام

(حیدرآباد دکن) پچاس ہزار۔ ناندیڑ کے گردوارہ۔ پنڈاپور علاقہ غول اپور۔ مندر تلجاپور خانہ پور

مندر سیدک۔ کندہی۔ ایلکاؤن۔ فرح باغ۔ ہولکر کے گرد۔ دیول چندہاری گوشہ

ایلچی وغیرہ وغیرہ کو ہزار ہا روپیہ کے جاگیر۔ معاش مرحمت کیے گئے ہین۔

ریاست کی بے رواداری۔ بے تعصبی۔ فیاض طبعی بعض خودغرض متلاشیان روزگار کو

نظر نہین آتی۔ سچ یہ ہے کہ آنکہ مفضول تر محسود تر ست

حسود و دشمن و بدگوی و بدخواه ترا بادا	بسر خاک و بچشم آب و بلب باد و بدل آذر
بسال و ماہ و روز و شب بود بدخواه جاهت را	بکف سنگ و بسر سنگ و بدل سنگ و بالین سنگ بستر

دفاتر کے محدود دائرہ مین اسلامی ملازمت پیشہ طبقہ۔ خاندان کی کچھ اقتصادی
رعایت (جو تجارت زراعت صنعت سے کم مستفید ہے) معترضین کے پاس قابل الزام
امر ہے۔ حالانکہ اس کو اور حکومتون کے قومی تفوق۔ جنسی مناپولی۔ یا جنبہ داری سے
کچھ مناسبت نہین ہے۔ گورنمنٹ آصفیہ کے خفیف محاصل۔ انکم ٹیکس کی عدم موجودگی
اور ریاست کے برکات کا اندازہ وہی سلیم الفطرت۔ وسیع النظر اشخاص کرسکتے ہین
جن کی آنکھ پر عصبیت کا پردہ نہ ہو۔ وہ افراد تلاش معاش کیلئے۔ فیاض۔ کرم گستر
غریب پرور۔ ریاست کے ظل عاطفت مین ایک لوٹے کیساتھ آئے ہین۔ جنکے
ساتھ ریاست، تارکان وطن کے کالونیل قانون کے درعوض مسافر نواز۔
خیر مقدم کرتی رہی ہے۔ اقامت اور حصول جاہ و مکنت کے بعد۔ افتراق۔ انقلاب کا
پروپگنڈا ایک احسان شناس شریف سٹیزن کے لئے سخت نازیبا ہے۔

باب اوّل در فضائل حکّام اسلام

احادیث شریفہ کے درج کرنیکے آگے اس کا بیان ضروری ہے کہ انسان کے زندگی کا مقصد کیا ہے۔ یہ ایک معرکۃ الارا مسئلہ ہے قران شریف مین اس کا جواب اسطرح دیا گیا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اور ہم نے جنون اور آدمیون کو اسی غرض سے پیدا کیا ہے کہ ہماری عبادت کرین۔ پ ۲۷۔ سورہ ۵۱

سرمایۂ سعادت دنیا عبادتست	پیرایۂ کرامت عقبیٰ عبادتست

یہ ہستی ہست نما مزرعۃ الآخرۃ قرار دی گئی ہے

ہر کہ ترسید از حق و تقوے گزید	ترسد ازوے جن و انس و ہر کہ دید

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ پ ۲۸ سورہ ۵۹	اور ان لوگون جیسے نہ ہو۔ جنہون نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے بھلا دین اُنپر انکے نفس

مسلمانون کی خوش قسمتی ہے کہ موجودہ عہد میمنت مہد ملک و ملت کیلئے باعث رحمت ہے اعلیحضرت ظل سبحانی ادام اللہ اقبالہ نے قوم کے روبرو۔ دین پروری۔ اصلاح تمدن۔ احیاء شریعت۔ اتباع کتاب و سنت کی بڑی حد تک مثال قایم فرما دی ہے

اس کی اسلام میں اعلےٰ ترین فضیلت وارد ہوئی ہے۔

ومن یطع اللہ والرسول فاولٓئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٓئک رفیقا ...... پارہ سورہ	اور جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے تو ایسے ہی لوگ (جنت میں) ان (مقبول بندوں) کیساتھ ہونگے جنپر اللہ نے (بڑے بڑے) احسانات کیے یعنی نبی اور صدیق اور شہید اور (دوسرے) نیک بندے اور یہ لوگ (کیا ہی) اچھے ساتھی ہیں۔
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شھید	فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ جس نے فساد امت کیوقت میری سنت پر تمسک رہا تو اسکے لئے سو شہید کا ثواب ہے (مشکوٰۃ)

اب احادیث فضائل لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) السلطان ظل اللہ فی الارض فمن اکرمہ اکرمہ اللہ	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ ظل الٰہی ہے زمین پر جس نے اسکا اکرام کیا تو اللہ تعالیٰ اسکا اکرام کریگا

عربی	اردو
فمن اهانه اهانه الله	جسنے توہین کی اسکی اللہ اس کی توہین کرے گا (طبرانی)
(۲) ان افضل عباد الله عند الله منزلة يوم القيمة امام عادل۔ رفيق	اللہ کے پاس قیامت میں افضل بلحاظ مرتبہ کے فرمانروائے عادل۔ رحمدل ہے (بیہقی)
(۳) من اجل سلطان الله اجله الله يوم القيامة	جسنے خدا کے سلطان کا اجلال کیا تو اللہ جل شانہٗ قیامت کے روز اسکا اجلال کریگا (طبرانی)
(۴) قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من اطاعني فقد اطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله ومن يطع الامير فقد اطاعني ومن يعص الامير فقد عصاني	(۴) فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص میری فرمانبرداری کی اسنے خدا کی فرمانبرداری کی۔ اور جسنے نافرمانی کی میری تو اسنے نافرمانی کی اللہ کی۔ اور جسنے امیر کی اطاعت کی۔ پس میری اطاعت کی۔ اور جسنے امیر کی نافرمانی کی پس تحقیق کہ وہ میری نافرمانی کی...... (بخاری مسلم)
(۵) لا تسبوا السلطان فانه فیٔ الله فی ارضه	بادشاہ کے حق میں تم بے ادبی و گستاخی نہ کرو تحقیق کہ وہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے (بیہقی)

متن	ترجمہ
(٦) یوم من عادل افضل من عبادة ستین سنة	بادشاہ عادل کے ایک روز کا عدل ساٹھ سال عبادت سے بھتر ہے (منہ)
(٧) ان المقسطین عند اللہ علی منابر من نور عن یمین الرحمن وکلتا یدیه یمین الذین یعدلون فی حکمهم واهلیهم وما ولوا	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ شاہان عدل گستر خدا کے پاس نور کے ممبروں پر ہونگے رحمن کے داہنے ہاتھ کیطرف (کنایہ ہے قدر و منزلت سے) اور اسکے ہر دو دست داہنے ہیں وہ لوگ جو انصاف کرتے ہیں اپنے احکام میں اور اپنے اہل کے بارے میں اور اُن چیزوں میں جنکے وہ والی ہیں (مسلم)
(٨) الا کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته فالامام الذی علی الناس راع وهو مسئول عن رعیته	(ملخصاً) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ رہو تم سب اپنی رعیت کے محافظ ہیں اور تم سے سوال کیے جاوینگے اپنی رعیت سے بادشاہ لوگوں پر محافظ ہے وہ اپنی رعیت کے احوال سے پوچھا جاوے گا (بخاری مسلم)
(٩) ما من شیئ اعم نفعا من رفق امام وعدله	فرمایا حضور شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاکم کی ملائمت اور اسکے عدل سے بڑھکر عام نفع کی کوئی چیز نہیں ہے (مساوی)

(١٠) السلطان ظل الله فى الارض فمن غشه ضل و من نصحه اهتدى ......

بادشاہ زمین پر سایۂ کردگار ہے جس نے اسکو فریب دیا تو وہ گمراہ ہوگیا جس نے خیر خواہی کی تو اُسنے ہدایت پائی (شعب الایمان)

(١١) قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان احب الناس الى الله يوم القيمة واقربهم منه مجلسا امام العادل

فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت میں اللہ کے پاس زیادہ محبوب اور مقرب مجلس بادشاہ عادل ہے .... (بیہقی)

(١٢) عن ابى بكر الصديق رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم السلطان العادل المتواضع ظل الله ورمحه فى الارض ويرفع للوالى المتواضع فى كل يوم وليلة عمل ستين صديقا كلهم عابد مجتهد

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بادشاہ عادل منکسر المزاج سایۂ حضرت الٰہی اور اس کا نیزہ (عدالت) ہے زمین پر اور ہر شب و روز حاکم کے اعمال بلند کیے جاتے ہیں۔ ساٹھ صدیق کے عمل کے برابر جو سب عابد و مجتہد ہوں .... (مسند الفردوس)

(١٣) ثلاثة لا يرد الله دعاءهم الذاكر

تین شخص کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا۔ اللہ جل شانہٗ کا

عربی	اردو
الله کثیرا و دعوۃ المظلوم والامام المقسط	زیادہ ذکر کرنیوالا۔ اور ستم رسیدہ کی دعا اور بادشاہ عدل پرور۔ (شعب الایمان)
(۱۴) سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل	سات قسم کے لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ رحمت میں پناہ دے گا جس روز اسکے سایہ عاطفت کے سوا دوسرے کا سایہ نہ ہوگا (ان میں) ایک بادشاہ عادل ہے (بخاری مسلم نسائی)
(۱۵) اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کانہ راسہ زبیبۃ .	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ حاکم کا حکم سنو۔ اور اطاعت کرو۔ اگرچہ تم پر حبشی غلام مقرر کر دیا جائے .... (بخاری)
(۱۶) من رای من امیرہ شیئاً یکرہ فلیصبر فانہ لیس احد یفارق الجماعۃ شبرا	کوئی شخص اپنے فرمانروا سے کچھ ناپسند (شرعاً یا عرفاً) دیکھے تو صبر اختیار کرے اگر مخالفت کرے جماعت سے ایک بالشت بھر

فیموت الاماتت میتة جاهلیه	اور اسی حالت مین مرجائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا ...... (بخاری)
(۱۷) قال مثل السلطان الناس کمثل فسطاط لا تستقل الا بالعمود ولا یقوم العمود الا بالاوتاد فلا یصلح الناس الا بالسلطان ولا یصلح السلطان الا بالناس	فرمایا کہ سلطان کی مثال خیمہ کی سی ہے جو ستون بغیر قایم نہین ہوتا - ستون میخون کے بغیر برقرار نہین رہسکتا - پس رعایا کے امور بغیر بادشاہ کے اصلاح پذیر نہین ہوسکتے اور بادشاہی انتظام حکومت کا قیام بغیر لوگون کے درست نہین ہوسکتا (بیہقی)
(۱۸) اذا مررت ببلد لیس فیها سلطان فلا تدخلها انما السلطان ظل الله ورمحه فی الارض	جب تم کسی شہر مین گذرو اور اس مین حاکم نہو تو تم اس شہر مین داخل نہون (بوجہ خلل انتظام کے) بادشاہ ظل الٰہی ہے اور اس کا نیزہ ہے (قیام امن کیلئے) زمین پر
(۱۹) ان السلطان ظل الله فی الارض یاوی الیه کل مظلوم	فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بادشاہ زمین پر سایہ رحمت الٰہی ہے جس کی طرف ہر مظلوم پناہ جو

من عبده فاذا عدل كان
له الاجر وعلى الرعية
الشكر واذا جار كان عليه
الاصر وعلى الرعية الصبر

ہوتا ہے۔ اگر فرمان روا عدل وانصاف
کرے تو اسکے لئے اجر وثواب ہے اور
رعیت پر شکر گذاری۔ عدل نہ کرے
تو اس پر گناہ ہے اور رعیت پر صبر

(۲۰) عن ابی ذر رضی الله عنه
قال خطبنا رسول الله صلی
الله علیه واله وسلم فقال
انه کاین بعدی سلطان
فلا تذلوه فمن اراد ان
یذله فقد خلع ربقة
الاسلام من عنقه
ولیس بمقبول توبته حتی
تسد الثلمة التی ثلم ثم یعود

ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
میرے بعد حکمران ہوں گے تم ان کی
تذلیل وتوہین مت کرو جس نے
ان کی تذلیل وتوہین کیا تو وہ
اسلام کا رشتہ اپنی گردن
سے نکالدیا اور اس کی توبہ
مقبول نہ ہوگی۔ تا آنکہ وہ رخنہ
مسدود نہ کرے جو اس نے

فیکون فیمن یغیرہ	ڈالیا پھر عود کرے تو ان لوگوں مین
....	ہوگا جو اس کو تغیر دیئے ہین (مسند احمد)

مذکورا حادیث شریفہ کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا کہ فرمان روائے اسلام کی عظمت و منقبت۔ اطاعت کے کس اہمیت کے ساتھ شریعت مین احکام آئے ہین۔ مقدس اسلام نے مذہبی روح کے بقا۔ قیام۔ جامعیت ملیۃ کے استحکام کے لئے مرکز ظل الہی سے قومی ربط اور وابستگی کی ضرورت کو اطاعت اولی الامر منکم کی ہدایت سے مصرح کر دیا ہے۔ شرعی حکم ہے کہ سفر اور حضر مین اگر دو تین افراد بھی ہون تو ضبط و نسق ملی کے لئے ایک کو اپنا حاکم منتخب کرلین۔

اذا کان ثلاثہ فی	جب سفر مین تین شخص بھی ہون تو چاہیئے کہ
سفر فلیؤمروا احدھم	ان مین سے ایک کو امیر بنالین (طبرانی)

قیام جمعہ و عیدین کیلئے حاکم اسلام کے اذن کی شرط اس جامعیت عالمگیری اسلامیہ
کی ضرورت کو نمایاں کر رہی ہے۔ تا امور دینیہ وغیرہ تنظیم باضابطگی نیز
قوم میں مجموعی قوت سے کام لینے کی صلاحیت۔ مقدرت پیدا ہو
شقاق۔ افتراق سے اہل اسلام میں از حد کمزوری۔ اضمحلال
پیدا ہوگیا جو انتہائی تک کو پہنچا ہوا ہے۔ باوجود اسکے ہم متحد اور باہم
مربوط ہونیکے در عوض اختلاف کے خندق کو اور وسیع کر
رہے ہیں۔ فاصبحتم بنعمته اخوانا کی زرین ہدایت کو
فراموش کر دیا۔

آج ہمارے محکوم۔ دست نگر اقوام ہماری قومی ہستی کو مٹانے اپنے میں ہم کو جذب
کرنے کی دھن میں لگے ہوئے ہیں جس کا بہت ہی کم ہمکو احساس ہو رہا ہے۔ ڈیڑھ
اینٹ کی علیحدہ مسجد اور فرقہ بندی کے خبط نے شیرازۂ ملی کو پراگندہ جمعیت قومی کو
منتشر کر رکھا ہے۔ اپنی ہستی کو محفوظ رکھنے سلب شدہ عظمت۔ وقعت کو حاصل کرنے اور زندہ کارآمد قوم بننے
اور [illegible] تنظیم کیلئے متحد اور ایک مرکز سے مربوط ہونے کی شدید ضرورت ہے۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضاً ثم شبّک بین اصابعہ	ایک اینٹ دوسری اینٹ سے متحد ہوتی ہے تو دیوار مستحکم ہو جاتی ہے اور اسکی تمثیل حضرت سید المرسلین اپنے دست مبارک کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ملا کر فرمایا (بخاری مسلم)

باب دوم در تعلیم ذہنی وغیرہ

(مثنوی شریف)

خاتم ملک سلیمانست علم	جملہ عالم صورت و جانست علم
آدمی را زین ہنر بیچارہ گشت	تا بھفتم آسمان افروخت علم

دنیا کے کل ادیان میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں علوم و فنون کے حاصل کرنے میں تاکید شدید وارد ہوئی ہے۔ طالب علم کسی عمر کا ہو اسکو روکنا منع ہے[1]

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ	طلب علم ہر مسلم اور مسلمہ پر فرض ہے ......
افضل العبادۃ طلب العلم	بہترین عبادت طلب علم ہے ......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم کو حیات اسلام۔ ستون ایمان سے تعبیر فرمایا ہے

العلم حیاۃ الاسلام و عماد الایمان ومن علم علماً اتمّ اللہ لہ اجرہ ومن	علم اسلام کی حیات۔ ایمان کا ستون ہے جس نے علم سیکھا تو اللہ اسکے اجر کو پورا کرتا ہے اور جس نے

[1] العلما لا یحل منعہ (جامع الصغیر) صحاح میں ہے من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیامۃ

تعلم فعل علمه الله ما لم يعلم	علم حاصل کیا اور عامل رہا تو اللہ وہ علوم پیغمبر تشفت کرتا ہے جسکو جانتا نہیں تھا۔ (جامع الصغیر)
من خرج فی طلب العلم فہو فی سبیل الله حتی یرجع	جو طلب علم کے لیئے نکلا۔ بس وہ واپس ہونے تک راہ خدا میں ہے .... (ترمذی)
فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد	ایک علم دین جاننے والا۔ ہزار عابد سے سخت تر ہے شیطان پر .... (ترمذی وابن ماجہ)
تدارس العلم ساعة من اللیل خیر من احیائها	شب میں ایک ساعت درس و تدریس تمام شب بیداری سے بہتر ہے۔ .... (دارمی)

جان جملہ علمہا اینست این	که بدانی من کیم در یوم دین

شریعت اسلامیہ نے اپنے پیروؤں کو با خدا۔ صداقت شعار۔ مقتدر۔ زندہ قوم بنانے کیلئے معاش۔ معاد۔ تعلیم تربیت کے تین زبردست اصول (۱) تعلیم ذہنی (۲) صنعتی (۳) جسمانی قرار دیئے۔ خاکسار نے اپنی تصانیف التعلیم العام فی بلدان النظام اور احادیث خیر البریه فی الفضائل السلطانیه میں اس پر کافی روشنی ڈالی ہے۔

سلے اہل علم ورثۃ الانبیاء ہیں۔ انکی یہ فضیلت ہے وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب اور ایک روایت میں فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم لیکن آجکل عام طور سے علماء و متعلمین کی توہین و تذلیل غیبت مذمت کا مرض بوجہ جہل پھیلا ہوا ہے۔

موجودہ نصب العین تعلیم کل فرق و اہل کسب کی اولاد کو ملازمت محدودہ کا
اہل و لائق بنانا ہے۔ صنعتی حرفتی تعلیم سے تغافل کا نتیجہ عالمگیر افلاس اور مغربانہ جذبات
کی اشاعت عام ہے۔ آزاد یورپ کے کورانہ تقلید میں عنصر مذہب سے بے اعتنائی و تنفر
قومی خودکشی کے مرادف ہے۔ علوم مشرقیہ کے اسناد کی منسوخی۔ علوم دینیہ سے سرد مہری
حکام عالی مقام کی توجہ کے قابل ہیں۔ مغربی انجذاب کیساتھ دینی انجذاب بھی قومی
ہستی کے برقرار رہنے کیلئے لازمی ہے۔ مستقبل کی قومی کشاکش میں یہی ہمارا سپر ہوسکتا ہے

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست	؎

باب سوم در تربیت

شریعت اسلامیہ میں تعلیم کیساتھ تربیت کو بھی مہتم بالشان قرار دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ما نحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن	اولاد کیلئے باپ کا کوئی عطیہ نیک تربیت سے بڑھکر نہیں ہے (ترمذی)

؎	صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

ہماری تعلیم بغیر اعلیٰ تربیت کے نفیس لائن پنہیں ہو سکتی۔ ملک میں جذبات مذہبی۔ قومی احساس۔ ایثار

اخلاص پیدا کرنے کیلئے شائستہ تربیت بہت ضروری ہے۔ کارآمد۔ مفید امور مین استفادہ خواہ دہریت پسند جاپان سے ہو۔ یا مادہ پرست یورپ - زر پرست امریکہ سے شرعاً ممنوع نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہے :-

کلمة الحکمة ضالة الحکیم فحیث وجدھا فھو احق بھا (ابن ماجہ)

کلمۂ حکمت گم شدہ چیز ہے - دانشمند کو جہاں اس کو پاسے لے لیتا ہے -

لیکن اسکے انتخاب مین سلیم الفطرتی - قوت تمیزی کی ضرورت ہے - نہ کہ کورانہ تقلید - فیاشن پرستی کی جو اسباب - رومن ایمپیر کے عظیم الشان مستحکم قصر کے انہدام انکے قومی تنزل کے باعث ہوے تھے - اب وہ بوڑھے پر عظمت نفس پرست یورپ کے ادبار رجعت قہقری کا پیشرو ہو رہے ہین - ان کی غیر دانشمندانہ تقلید ہماری منزل مقصود نہین ہو سکتی -

ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ

اور دوسرے رستوں پر نہ پڑ لینا کہ وہ تمکو خدا کے رستے سے بھٹکا کر،

جنس نفیس کیلئے نیا شتبل - غیر ساتر لباس - رقص و سرود کی تعلیم و تربیت - شکسپیر کے بوسہ بازیوں کے ڈرامے وغیرہ - آزاد - حسن پرست یورپ کے پاس معیار ترقی - تہذیب ہو تو ہوں - لیکن یہ غیور مسلمان کے پاس - ہنین ہنین بلکہ خود گبن کی راے مین قوموں کے

نیز اقبال کے غروب کی علامت ہیں۔ یہاں مصر کی اخبار سبیل الرشاد کے ایک مضمون کا کچھ اقتباس دیا
جاتا ہے کہ آج جس بات سے یورپ پناہ مانگتا ہے جسکے دفعیہ کیلئے ہزاروں تدبیریں سوچ رہا ہے
اسکی ہم اپنے ملک کیلئے خواہش کریں۔ یہ جنون نہیں تو اور کیا ہے۔ ہمارا اسلامی انتظام ہمارے لئے
کافی ہے۔ آج یورپ اسلامی نظام کو حیرت کی نگاہوں سے دیکھ رہا ہے مگر کیا کرے ابتو طامین ہے"

اگر ورکن کا محکمۂ تعلیم ان امور میں اپنے خاص مذاق کو بھی قایم رکھنا چاہتا ہے تو کم سے کم اتنا کیا جائے کہ
قوم میں مذہبی طبعی روح کے برقرار رکھنے کیلئے مسلمان معلمات کے دینی تربیت مذہبی تعلیم کے لئے
جس طرح موسیقی کی معلمہ اور یورپ میں معلمات دور دراز سے طلب کئے گئے۔ اسی طرح حرمین
الشریفین یا شام عراق سے دینی معلمات مذہبی تربیت۔ کلام مجید کی تعلیم۔ قرأت۔ تجوید کیلئے
طلب فرمائے جائیں۔ گو یہ تحریک جدید فیشن موجودہ تمدن کے مغائر نظر آئیگی۔ لیکن اہل بصیرت
کی نظر میں یہ امور اسلامی قومی زندگی کے لوازمات سے ہیں۔ سچے مسلمان کیلئے ارشاد نبوت
سر تسلیم خم کرنے کیلئے کافی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں بہتر شخص وہ ہے
قرآنی تعلیم و تربیت حاصل کرے اور دوسروں کو اسکی تعلیم دے۔
(بخاری)

تربیت صالحہ ۔ روحانی شگفتگی ۔ دائمی مسرت حقیقی ترقی کا موجب ہوتی ہے (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو احیاء العلوم) مذہبی روح اور دینی جذبات کے کمزور کرنیوالی تربیت و تعلیم ۔ ضرر رسان بنقصان دہ ہوتی ہے ؎ زینہار از قرین بد زینہار وقنا ربنا عذاب النار

باب چہارم در تعلیم صنعتی وغیرہ

انسانی معیشت ضروریات زندگی کے پورا کرنے کیلئے اسلام کی یہ حکیمانہ تعلیم ہے ۔

طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ	طلب کسب حلال فرض (مذہبی) کے بعد فرض ہے ۔
علموا المرأۃ المغزل	عورتوں کو دیا (چیانی) چرخہ کاتنے کی تعلیم دین روایۃ بیہقی

اس سے اقتصادی فائدہ کے علاوہ صحت جسمانی ۔ اعصاب کی مضبوطی بھی حاصل ہوتی ہے ۔

متکبر تاجر یورپ کے مفلوج کرنے مفلس ہند کو اقتصادی فائدہ پہونچانے کو گاندھی نے اسلامی مغزل چرخہ کاتنے کی فلاسفی کو وطنی حربہ بنایا ہے ۔ اسلامی تعلیم سے یورپ ۔ امریکہ ۔ جاپان نے فائدہ اٹھایا اور اٹھا رہے ہیں ۔ یہ امر عجوبہ روزگار ہے کہ دنیا کی تجارتی ۔ صنعتی ۔ منڈی کے وارث آج وہ اقوام جو ترک دنیا ۔ رہبانی مذہب کے پیرو ہیں مالک بن بیٹھے ہیں ۔ جامع

دین و دنیا مذہب جس کی ابتدا سخت ابتلا۔ جد و جہد سے ہوئی ہے جسکے پاس معاش
معاد کے مکمل مذہبی دستور العمل ہین۔ آج انکی معاشی حالت اسدرجہ ردی ہو گئی ہے کہ۔
معمولی سے معمولی چیز کے لئے وہ اور اقوام کے دست نگر۔ محکوم ہین۔ ان کی قومی ہستی بوجہ
جمود و کہالت اور فقدان مذہبیت۔ اغیار کے رحم و کرم پر منحصر ہے۔ ہمارے اکثر املاک
بوجہ اسراف سود خوارون کے پاس مکفول ہو گئے ہین۔ ہماری آمدنیون کا بڑا حصہ ساہوکارون [illegible]
یا بادہ فروشون۔ کلالون کے جیبون مین چلا جاتا ہے۔ کسی قوم کی ترقی۔ معراج کمال کا
ذریعہ محض ملازمت نہین ہوسکتا معمولی تجارت پیشہ مارواڑیون۔ بنیہ۔ بقالون کی مالی
حالت اعلیٰ سے اعلیٰ گورنمنٹ سرونٹ سے بہتر دیکھے جاتے ہین۔ اسلام مین تجارت
صنعت کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے۔ لیکن اس سے ہمارا اعراض قابلِ حیرت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ۔

یعنی امانتدار۔ راستباز۔ مسلمان تاجر قیامت مین شہدا کے ساتھ رہے گا .... (ابن ماجہ)	التاجر الامین الصدوق المسلم مع الشہداء یوم القیمۃ ....
راستباز تاجر قیامت مین عرش کے	قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم التاجر الصدوق تحت ظل عرش الله یوم القیامۃ		سایہ مین رہے گا۔ ۔ ۔ ۔ (وغیرہ) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	
۵	رمز الکاسب حبیب اللہ شنو	ترجمہ	از توکل وسبب کاہل مشو	

اس عنوان پر القول المتین فی جواب ھفوات المسلمین صفحہ ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ مین مفصل بحث کی گئی ہے (تفصیل کیلئے وہ ملاحظہ کیجائے، عموماً اعلیٰ طبقہ مین تجارت ۔ صنعت و حرفت ۔ کاروبار ی زندگی نگاہ عزت سے نہین دیکھی جاتی ہے حالانکہ قوم کیلئے پیشوایان اسلام کا اسوۂ حسنہ مشعل ہدایت کا کام دے رہا ہے۔

مظاہر الحق شرح مشکوٰۃ سے منکشف ہوتاہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی فاتح مرتدین ومنافقین حضرت سیدنا فاروق اعظم فاتح شام وعجم ۔ حضرت سیدنا عثمان رضی ذی النورین المنعم فاتح جزائر کی تجارت پارچہ ۔ غلہ کھجور وغیرہ کی تھی (مظاہر حق جلد سوم صفحہ ۳۲۲)
حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی فاتح خیبر ۔ باب مدینۂ علم فلاحت کرتے تھے ۔ (مدارالانوار)

۶	گر توکل میکنی در کار کن		کسب کن پس تکیہ بر جبار کن	

جسکے چھوڑ دینے معیوب سمجھنے سے مسلمانون مین افلاس عام ہو رہا ہے ۔ قوم مین گداگرون کی تعداد بڑھتی جاتی ہے جس سے قومی وقار ۔ ملی عظمت ۔ وقعت کو سخت

صد مہ پہنچ رہا ہے۔ اپنے پیر پر آپ کھڑے ہونے کی قابلیت۔ صلاحیت ہم سے سلب ہوتی جاتی ہے۔ پارسیون۔ بھائیوں۔ گجراتیوں کے قومی فنڈ۔ اپنے مفلس افراد کو تجارت حرفت کاروباری زندگی کیلئے قرض حسنہ سے دستگیری کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا متمول طبقہ اپنے مفلس بھائیون کیلئے اگر کچھ کرنا چاہے تو بہت کچھ کر سکتا ہے۔ لیکن اعلےٰ حیثیت پوزیشن کا خیال مختلف اسلامی طبقون کو ایک دوسرے سے جدا کر رہا ہے۔ باہمی میل جول۔ تبادلہ خیالات بھی وضعداری کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ جماعت پنجگانہ عبادت الٰہی کے علاوہ۔ ... مقامی غیر مقامی اسلامی ضرورتون کے انصرام کے لئے مساجد مختلف طبقون کو ایک سطح پر جمع کرنے کا زرین موقع ہین۔ فریضۂ حج عبادت الٰہی کے ساتھ عالم اسلامی کے سود و بہبود تبادلۂ خیالات اعلاء کلمۃ اللہ کا اہم مرکز ہے۔ بدقسمتی سے اسلامی اعلےٰ طبقہ کو باستثنا بعض دینیات سے بہت کم دلچسپی رہ گئی ہے انکے پاس مساجد کا وجود صرف برزخ کے اولین منزل کے لئے رہ گیا ہے۔

الغرض قومی ترقی کے لئے صنعت و حرفت۔ تجارت ناگزیر چیز ہے

میسور کا محکمۂ تعلیم علوم ذہنیہ کے ساتھ ساتھ صنعت وحرفت کو بھی فروغ دے رہا ہے۔

ہنکن کی روشن دماغی مستعدی کے طفیل سے مجالس کے مصارف وہاں کے صنعت وحرفت وغیرہ کی آمدنی کے ذریعہ سے بڑی حد تک ادا ہوتے ہیں۔ اگر محکمۂ تعلیم ٹیکنالوجیکل فیکلٹی کا انتظام کردی تو۔ ملک نہ ذہنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنی روٹی آپ کمانے کے قابل ہو سکتا ہے۔ وہ ضرب المثل کی ڈور دھر تک کی مثال صادق آئے گی۔ جاپان۔ جرمنی۔ سسٹم پر جلدسازی نجاری۔ صیاغی۔ حکاکی۔ چھتریاں۔ بائیسکل وغیرہ۔ بنانے کے فنون، ان طلبہ کو تعلیم دیئے جاسکتے ہیں جن کو ان سے دلچسپی ہے۔

سابق ناظم صاحب قحط کی کوشش سے محتاج خانے میں یہ اصول قائم کیئے گئے کہ وہاں کی صنعت وحرفت ہی کی آمد سے وہاں کے مصارف ادا ہونے لگے۔ اگر سررشتہ تعلیمات سرکار عالی میسور وغیرہ کے تقلید کی۔ یا ہنکن یا سابق ناظم صاحب قحط کے نقش قدم پر چلے تو اہل ملک کو ذہنی کے ساتھ معاشی

فائدہ بھی پہونچا سکتا ہے۔ شرطیکہ اس کو ملک کے حقیقی مفادِ اقتصادی و مستقبل سیاسی کا احساس و شعور ہو۔

فصل دوم تعلیم جسمانی

شریعت مطہرہ میں اعلے ترین فضیلت۔ عظمت۔ تاکید۔ جسمانی ورزشی تعلیم کی وارد ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الآیہ سلطان الانبیا کا پر حکمت فرمان ہے۔ **المومن القوی خیر واحب الی الله من المومن الضعیف** قوی مسلمان اللہ کے پاس بہتر اور زیادہ محبوب ہے کمزور مسلمان سے (رواہ احمد و مسلم ابوداؤد)

علموا اولادکم السباحة والرمی تمہارے اولاد کو تیرنے اور نشانہ بازی کی تعلیم دیں۔ (بیہقی) گھوڑے کی سواری حضور شریف صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے بہت مرغوب تھی۔ ننگی پشت پر بھی سواری کرتے تھے۔ اور صحابہ کو اس کے تعلیم کی ترغیب دیتے تھے۔ **ارموا وارکبوا الخیل**۔

معقل بن یسار سے روایت ہے۔ ما کان شیئی احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الخیل۔ مثنوی شریف میں آپ کی جفاکشی محنت مشقت۔ ریاضت کے متعلق لکھا ہے۔ ؎

النبی قد رکب معروریا	مثنوی	والنبی قیل سافر ماشیا
بلکہ آن شہ سپ پیادہ رفتہ است		یار این و آن بسے پذ رفتہ است

اسلام میں تعلیم ورزش کی اہمیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اس کی تعلیم پاکر فراموش کر دے تو اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا او فقد عصیٰ ...... (مسلم)

زرین عہد فاروقی میں۔ رومن امپررا اپنے ایک تجربہ کار افسر سے مسلمانوں کی ترقی کا راز دریافت کرتا ہے تو وہ اس قول زدل لفظ میں جواب ادا کرتا ہے بالليل رهبان وبالنهار فرسان۔ مسلمان شب میں عبادت گذار۔ دن میں شہسوار ہیں۔ (طبری)

ادنیٰ تامل سے ظاہر ہوگا کہ مقدس اسلام نے کس زور کے ساتھ
فزیکل سائنس کو اہمیت دی ہے - روحانی - اخلاقی اور دماغی
نشوونما - ترقی کے لئے طاقت صحت - توانائی لازمی ہے - زمانہ حالیہ کے
تنازع بقا - قومی کشاکش سے جو شخص واقف ہے وہ اسبات کو تسلیم کرے گا کہ
العقل السلیم فی جسم السلیم عقل سلیم جسم سلیم مین مضمر ہے -
عبادت الٰہی - دنیوی کاروبار - اور اعلےٰ درجہ کی دماغی ترقی - بلی مدافعت
کیواسطے اعلےٰ درجہ کی صحت درکار ہے - زمانہ موجودہ مین - اسٹرگل فار لائیف
کیلئے ہر شعبہ مین مقابلہ کرنا پڑتا ہے جسکے لئے جفاکشی محنت کی ضرورت
داعی ہوتی ہے - جدوجہد اسی حالت مین ہوسکتی ہے کہ آدمی مضبوط - طاقتور وغیرہ
اگر قوت جسمانی - ورزش - وغیرہ سے ہماری غفلت جمود بدستور
جاری رہے - ادب آموز زمانہ سے سبق نہ سیکھین تو ہماری آیندہ نسلین
نہایت کمزور - اور تنازع بقا مین مدافعت سے قاصر - سنہری صحت جسمانی سے
عاری رہین گی - کیونکہ قومی ترقی - ذہنی ارتقا کلیۃً جسمانی قوت پر منحصر ہے

جس کو مولنا‌ئے رومی رحمتہ اللہ علیہ نے قلب سے استعارہ کیا ہے ؎

پادشاہان را چنان عادت بود	این شنیدہ باشی ار یادت بود
دست چپ شان پہلوانان ایستند	زانکہ دل پہلوی چپ باشد بہ بند

ایک زمانہ تھا کہ سرزمین دکن ورزش۔ مردانہ کھیلون مین ضرب المثل تھی۔ جہانگیر جیسا جلیل القدر بادشاہ نے مرتضیٰ خان دکھنی سے ان فنون کی تعلیم حاصل کی سنہ جلوس مین اس کو ورزش خان کا خطاب مرحمت کیا۔ (تزک جہانگیری صفحہ ۱۲۴)

دکن کے اکثر مقامات مین یہ رواج تھا کہ نماز صبح کے ادا کرنیکے بعد اکثر مصلی مسجد کے ملحقہ مقام مین ہی ورزش کشتی۔ کیا کرتے تھے۔

اب صرف تلعٔہ پرینڈہ کے معمر پیش امام اس قدیم۔ شریفانہ۔ رسم کی یاد تازہ رکھتے ہین۔ ہمارے قوم کے مردہ دل۔ بدمذاق افراد کے پاس شاید یہ امور معیوب وحشیانہ ہون۔ لیکن ہربرٹ اسپنسر کے نظر مین کسی قوم کی علمی ترقی حاصل کرنے کی پہلی شرط یہی ہے کہ اس قوم کے اشخاص اعلے درجہ کے حیوان بھی ہون۔ (کتاب ایجوکیشن مصنفہ اسپنسر)

بہرحال ہم کو اپنی ہستی قایم رکھنے ایک زندہ با اثر قوم بننے اور قومی کشاکش مستقبل کے مدافعت کے لئے ورزش اور اسکے متعلقہ فنون سے دلچسپی ناگزیر ہے۔

ٹوونٹ تیغ دو دم سنکے نکلین	سپاہی و اہل قلم سنکے نکلین

(واللہ الموفق الی السداد)

باب ششم در سرگرمی اقوام متمدنہ

تبلیغ مسیحیت دنیا کی زندہ سربرآوردہ اقوام کے مختلف مطمح نظر مین تبلیغ مذہب ایک اہم مقصد قرار دیا گیا ہے۔ اس میدان مین وہ نہایت تندہی و مستعدی سے کام کر رہے ہین۔

مسیحی دنیا کے پاس تثلیث صلیب سچی نجات کا ذریعہ ہے (خاکسار نے دفع البھتان عن حقائق القران مین مسیحی نجات پر کافی روشنی ڈالی ہے)

عیسائیون کا تبلیغی شغف و لولہ انتہائی درجہ پر پہنچا ہوا ہے انکے کامیاب

جدوجہد کا نتیجہ مردم شماری کے نقشوں سے ظاہر ہے۔ ہندوستان کے فرینچ کالونیز اور پرتگیس کے گووا مین ایک صدی کے درمیان قریب قریب پوری آبادی مسیحی گلہ مین شامل ہو گئی ہے۔ برٹش انڈیا مین کیتھولک مسیحی اقوام کی سرگرمی اور غیر محسوس سرکاری سرپرستی اور حوصلہ افزائی سے سرعت کے ساتھ عیسائی مذہب کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ٹراونکور کے برہمن ریاست مین اہل صلیب کی حیرت انگیز تبلیغی کامیابی اعجوبۂ روزگار ہے۔

یہ امر قابل غور ہے کہ اشاعت تثلیث کے مزاحمت مین کسی گروہ کی کامیابی نظر نہین آتی صرف توحید اعلاء کلمۃ اللہ صراط مستقیم کے برخلاف صرف رقابت۔ جوش سنگٹھن پیدا کیا جاتا ہے۔

ازین سو گروہی تعلیم یافتہ آرین۔ بارسٹر۔ ڈاکٹر۔ تاجر۔ زمینداروں وغیرہ نے نہ صرف مذہبی تبلیغ کو اپنی زندگی کا نصب العین قرار دیا ہے۔ بلکہ گرو گوبند رنجیت سنگھ اور سیواجی کی طرح ایک متحد۔ زبردست قوم۔ حمایت مذہب۔ مدافعت وطن کیلئے سنگٹھن کے لقب سے تیار کر رہے ہین۔ انھون نے بغرض تبلیغ و اشاعت مذہب

دنیا کے روبرو چار معبود (۱) اندر (۲) اگنی (۳) ہونتر (۴) دایو۔ اور ان کے اوتار توحید کے نام سے پیش کئے ہین۔

الغرض دنیا کے بعض ملل بلحاظ انسانی ہمدردی۔ نیک نیتی۔ خیرخواہی۔ اپنے محبوب و مرغوب عقاید و معبودون کو۔ اور اقوام کے آگے پیش کرنے کو اپنا مقدس فریضہ نجات کا ذریعہ۔ ثواب کا کام سمجھتے ہین۔

دعوت اسلام۔ اگر حمیت جاہلی۔ جذبات عصبیت۔ چھوڑ کر سلیم الفطرتی بنصف مزاجی۔ سے غور و خوض تحقیق و تدقیق کیجائے تو منکشف ہوگا۔ کہ اسلام۔ بنی نوع انسان کے لئے رحمت۔ صداقت کا آفتاب و ماہتاب ہے۔ ان کو حجر شجر۔ بقر۔ بندر۔ عنصر۔ پرستی اور اسکے عبودیت۔ اسفل السافلین کے پست ترین پایہ سے نکالکر اعلے علیین کے سطح مرتفع پر پہنچا دیتا ہے۔

يخرجهم من الظلمات الى النور	ترجمہ	نکالتا ہے انہین کفر کی تاریکیون سے نور ایمان کی طرف

کلمۂ توحید کی نہ ٹوٹنے والی زنجیر۔ اخوت اسلامیہ کی حبل المتین۔ بنی نوع انسان مین نسلی تنفر۔ جاتی تحقیر۔ چھوت چھات۔ گورے کالے۔ امیر فقیر۔ فاتح مفتوح کے

امتیازات کو مٹا دیکر سچی اخوت - مساوات - قایم کر دیتی ہے قال اللہ تعالیٰ

ترجمہ	حوالہ	آیت
مسلمان تو بس (آپس میں بھائی) بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ (خدا کیطرف سے) تم پر رحم کیا جائے	پارہ ۲۶ سورہ ۴۹	انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون ....

اہل بصیرت کے پاس مذہب اسلام آئینہ فطرت الٰہی اور حق الیقین کا سرچشمہ ہے۔

ترجمہ	حوالہ	آیت
تم ایک (خدا) کے ہو کر (اسکے) دین کیطرف اپنا رخ کئے رہو (یہ) خدا کی فطرت ہے جس پر خدا نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (خدا کی بنائی ہوئی) بناوٹ میں ردوبدل نہیں ہو سکتا یہی دین کا سیدھا (راستہ) ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے	پارہ ۲۱ سورہ ۳۰	فاقم وجھک للدین حنیفا - فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا لاتبدیل لخلق اللہ ذالک الدین القیم ولاکن اکثر الناس لایعلمون

خداوند تعالیٰ نے قلب انسان ہی ایسا بنایا ہے کہ وہ اپنے مصنوعی معبودوں ترک کر کے ذرا متوجہ ہو تو اس کو چار و ناچار توحید الٰہی کا اقرار کرنا پڑے مگر تعصب آدمی کو سوچنے سمجھنے نہیں دیتا - اسلام کی پر نور ضیا معبودان باطل کے ظلمات کو طالبان صداقت کے دلوں سے زایل کر دیتی ہے - قال اللہ تعالیٰ

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا	پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل	(دین) حق آیا (دین) باطل نیست ونابود ہوا۔ باطل تو نیست ونابود ہونے والا ہی تھا

ہر مذہب وملت کے جویا حقیقت۔ طالب صداقت کیلئے اسلام بآواز بلند پکار رہا ہے۔ یہ صدا بلند کر رہا ہے۔

باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ این درگہ ما درگہ نا امیدی نیست	گر کافر وگبر وبت پرستی باز آ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

سید المرسلین رحمۃ للعالمین ہادی بنی نوع نے فرمایا ہے۔

اذا احسن احدکم اسلامہ فکل حسنۃ یعملہا تکتب بعشر امثالہا الی سبع مائۃ ضعف وکل سیئۃ یعملہا تکتب بمثلہا حتی لقی اللہ	جب کوئی شخص حلقہ اسلام میں داخل ہو کر مخلصانہ عمل کرے تو اسکو ایک نیکی کا بدلہ دس گونہ سے سات سو تک ثواب ملیگا ایک بدی کا معاوضہ ایک ہی بدی رہے گی۔ یہانتک کہ وہ دیدار خدا سے مشرف ہو (بخاری ومسلم)

مسلمانوں کا انسانی فریضہ	مسلمان اسوہ حسنہ۔ صبغۃ الہی سے متصف۔ منجذب

ہوکر امر معروف بھی سنکر۔ تلقین دین۔ اصلاح بنی نوع کی طرف متوجہ ہو تو اعلاء کلمۃ اللہ۔ توحید آلٰہی کے اشاعت عامہ مین ہماری کامیابی یقینی ہے اشاعت توحید۔ ہدایت بنی نوع کا فرض صرف علما۔ مشائخین کا ہی نہین بلکہ اسلاف کے تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تبلیغ مذہب کا فریضہ پیروان اسلام سے ہر ایک فرد ادا کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کو ہدایت فرمائی ہے۔

کسی کے ہاتھ پر ایک شخص بھی اسلام لائے تو اسکے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے (طبرانی)	من اسلم علی یدیہ رجل وجبت لہ الجنۃ ......

دعوت اسلام کے لئے حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے جناب سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر روانہ فرمایا تو اسوقت انکو نصیحت فرمائی کہ خدا تمھارے ذریعہ سے کسی ایک کو مسلمان کردے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ تم قیمتی سُرخ اونٹ راہ خدا مین خیرات کرو۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۱۱۱)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کوشش سے یمن کا قبیلہ ہمدان مشرف باسلام ہوا۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
صحبہ وسلم لمعاذ لما بعثہ الی
الیمن لان یھدی اللہ بک رجلا
خیر لک من الدنیا وما فیھا

حضرت سید المرسلین نے جب معاذ کو یمن کی طرف بھیجا
تو فرمایا کہ تمہاری وجہ سے ایک شخص کو بھی اللہ ہدایت
دیوے تو تمہارے لئے وہ دنیا سے اور جو
کچھ دنیا میں ہے بہتر ہے (رواہ احمد)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وآلہ وسلم من دعا الی ھدی کان
لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا
ینقص ذالک من اجورھم شیئا
ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ
من الاثم مثل آثام من تبعہ لا
ینقص ذالک من آثامھم
شیئا ....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے
لوگوں کو دعوت ہدایت کی تو اس کا اجر
ثواب ہدایت پانے والوں کے اجر کے مثل
بغیر انکے اجر میں کمی واقع ہونے کے
ملے گا۔ اگر ضلالت گمراہی کی تبلیغ کی تو اسکی
پیروی کرنیوالوں کے مثل بغیر ان کے
گناہ کی کمی کے اس کو گناہ
ہوگی۔ ---- (مسلم)

خیر امت کہلانے کے استحقاق کے لئے مسلمانوں کو تبلیغی اوامر معروف نہی

منکر کے [illegible] کا سرانجام دینا ضروری ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

کنتم خیر امت اخرجت للناس	لوگونکی (رہنمائی) کیلئے جو مقتدا بنتیں پیدا ہوئیں ہیں
تأمرون بالمعروف وتنہون	تم (مسلمان) سب سے بہتر ہو کہ اچھے (کام کرنیکو کہتے ہو
عن المنکر الآیۃ	اور برے کاموں) سے منع کرتے ہو۔ (پارہ ۴ - سورہ ۳)

خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ارشاد و تلقین سے جو تبلیغی کامیابی اور دائرہ اسلام کی وسعت ہوئی اس کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ مآثر عثمانیہ فی الخلافۃ الراشدہ میں کیا جائے گا۔

الحق یعلو ولا یعلیٰ - اسلام کی حقانیت - صداقت - اخوت - مساوات اسکے کامیابی اور تبلیغ کے سہل الوصول ذریعہ تسلیم کئے گئے ہیں لیکن مخلصانہ جدو جہد کی ضرورت ہے لیس للانسان الا ما سعیٰ الآیۃ اور ملل چوب صلیب - حجر صنم کے اشاعت کیلئے ال دنیال ظاہری حسن و جمال کی دیبی دل لبھانے پیش کرتے ہیں لیکن توحید الٰہی فطرت باری اس سے بہت اعلیٰ وارفع ہے ع حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را ۞

حقیقی مسلمانوں کو ان کی مسکنت - غربت - بے سروسامانی مقدس فریضہ سے فاصرہت نہیں کر سکتی - نہ یہ شرعاً انکے لئے عذر ہو سکتا ہے -

قرون اولیٰ کا نقش قدم بیشک ہمارے لئے مشعل ہدایت ہے - حضور اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کے ہاں ایک ایکماہ چولہا نہیں سلگتا تھا - چھوہارون اور پانی پر گذرہ تھا -

قالت عایشہ رضی اللہ عنہا ان کنا ال محمد نمکث شھرا ما نستوقد بنار ان ھو الا التمر والماء (شمایل ترمذی صفحہ ۱۰۸)	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آل محمد ایک ایکماہ آگ نہیں سلگاتے تھے کھجور اور پانی پر اکتفا کیا جاتا تھا ....

کھانیکے لئے کبھی ردی کھجور بھی نہیں ہوتے تھے - نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

لقد رایت نبیکم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم وما یجد من الدقل ما یملاء بطنہ (منہ)	نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو میں دیکھا کہ نہیں پاتے تھے ردی کھجور جو شکم سیر ہوں -

شدت بھوک سے پیٹ پر پتھر باندھے جاتے تھے۔

عن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ قال شکونا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم الجوع و رفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم عن بطنہ عن حجرین ...... (مشکوٰۃ)	ابی طلحہؓ سے روایت ہے کہ کہا ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم کے پاس بھوک کی شکایت کی اور پیٹ پر سے پتھر اٹھایا تو حضور شریف صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم نے اپنے شکم مبارک سے دو پتھر اٹھایا۔ ....

پرستاران توحید۔ فدایان اسلام صحابۂ کرام کا یہ سچا اخلاص۔ عشق تھا کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے پتوں پر بھی گذارہ کرتے تھے۔ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

لقد رأیتنی اغزو فی العصابۃ من اصحاب محمد صلے اللہ علیہ	حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں صحابہ کی جماعتیں شامل ہو کر غزا کرتا تھا

وآلہ وسلم ما ناکل الا ورق الشجر والحلبۃ حتی ان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ والبعیر (منہ)

ہم کو کھانے نہیں ملتا مگر درخت کے پتے اور پھل یہانتک کہ ہمارے بعض لوگ رکھتے جس طرح بکری اور اونٹ رکھتے ہیں (اس سے مراد فضلہ ہے)

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

لقد رائتنی وانی لسابع سبعۃ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ما لنا طعام الا ورق الشجر حتی تقرحت اشداقنا فالتقطت بردۃ فقسمتها بینی وبین سعد (منہ)

حضور شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں ساتواں شخص تھا ہمارے لئے کھانا نہیں ہوتا مگر درخت کے پتے یہانتک کہ منہ میں زخم آگئے تھے میرے پاس ایک ہی چادر تھی اس کو میں نے اور میرے اور سعد کے درمیان تقسیم کرلیا تھا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ولقد اتت علیّ ثلثون من بین لیلۃ ویوم وما لی ولبلال

مجھ پر تیس شبانہ روز ایسے گذرے ہیں کہ میرے اور بلال کے لئے کھانے

طعام یاکله ذو کبد الا یواریه ابط بلال ...... (منه)	کچھ نہیں تھا مگر ذری سی چیز جو بلال کے بغل میں سما سکے۔

دار العلوم نبوّت کے تربیت یافتہ اصحاب صفّہ (داعیان اسلام) کا ایک گروہ ایسا بھی تھا جن کو بعض وقت ستر شرعی کے لئے بھی پورا تہ بند نہیں ہوتا صحیح بخاری میں لکھا ہے :-

عن ابی هریرة رضی الله عنه لقد رأیت سبعین من اهل الصّفة ما منهم رجل علیه رداء اما ازار واما کساء قد ربطوا فی اعناقهم فمنها ما یبلغ نصف الساقین و منها ما یبلغ الکعبین فیجمعه بیده کراهة ان تری عورته	حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ میں نے ستر اصحاب صفہ کو اس حالت میں دیکھا جیسے کسی ایک کے پاس بھی پوشش نہیں تھی لحاف یا تہ بند ہوتا اپنی گردنوں میں لپیٹ لیتے بعض کو نصف ساق اور بعض کو ٹخنے تک پہنچتا تو ستر نگاہ دکھائی دینے کی کراہت سے اس کو اپنے ہاتھ سے ڈھانپتے رہتے (بخاری)

ان مقدس ہستیوں کی پاک زندگی کا مقصد تبلیغ دین۔ اعلاء کلمۃ اللہ ترویج شریعت مطہرہ تھا۔ مالی معاوضہ۔ زر پرستی۔ دنیوی جاہ وجلال۔ فانی صلہ ان کا مطمح نظر نہیں تھا لا نرید منکم جزاء ولا شکورا۔ ان نفوس قدسیہ کا نصب العین رضائے الٰہی تھا۔ خدائے وحدہ لاشریک لہ کی محبت عظمت انکے قلوب پر جلوہ افگن۔ اس کا تقدس جلال نور افشاں تھا۔ دنیا کی وقعت ان کے پاس کچھ نہیں تھی ؎

غلامی غمر د بادشاہی فروش	نہ بیند ست سلطان پشمینہ پوش
اور یہ دنیا کی زندگی تو بس (جی کا) بہلاوا اور کھیل ہے اور دار آخرت (کی زندگی) وہی (اصل) زندگی ہے۔ اگر جانتے پارہ ۲۱ (سورہ ۲۹)	قال اللہ تعالیٰ وما هذه الحیوۃ الدنیا الا لهو ولعب وان الدار الاخرۃ لهی الحیوان لو کانوا یعلمون

تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک بار سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہ کے گھر تشریف لائے۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام بیمار تھے۔ آپ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ کچھ نذر کرو

تاکہ تمہارے فرزند صحت پائیں۔ انھوں نے نذر کی کہ تین روز۔ روزہ رکھیں گے۔

حق تعالی نے حسنین رضی اللہ عنہما کو شفا بخشی۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے

روزے رکھے۔ اور کسی قدر جو قرض لئے اور آٹا پیس کر روٹی پکائیں۔ مغرب کے

نماز کے وقت چاہا کہ افطار کریں۔ ایک فقیر گھر کے دروازہ پر آیا۔ آواز دی

مجھے روٹی دو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنا حصّہ اس فقیر کو دیدیا

سب اہل بیت نے بھی اپنے حصّے دیدیئے۔ فقط پانی سے روزہ کھول کر رات

بسر کی۔ دوسرے دن روزہ رکھا تو افطار کے وقت ایک یتیم دروازے پر آیا اور

سوال کیا۔ سب کھانا اسے دیدیا۔ تیسری شام کو ایک اسیر پر وقت آیا۔ روٹی

اس کو دیدی گئی .... (تفسیر کرشید صفحہ ۲۹۵)

مذکور واقعات کے اظہار سے یہ غرض ہے کہ بے سروسامانی۔ عدم

استطاعت۔ اعلاء کلمۃ اللہ۔ تبلیغ دین۔ امر معروف۔ نہی منکر کے

فرائض کی ادائی میں مانع و مارج نہیں ہوتے۔ ایثار۔ اخلاص۔ جدوجہد

کی ضرورت ہے۔ پیشوایان اسلام کا اسوہ حسنہ۔ استقلال۔ سرگرمی

اولوالعزمی ہمارے لئے سبق آموز ہے۔ حضرت مسیح کی تبلیغ صرف بنی اسرائیل کے بھٹکے ہوئے گروہ تک محدود تھی (متی باب ۱۰ فقرہ ۱۶)

لیکن ان کے پیرو تمام عالم میں اس مذہب کی اشاعت عامہ میں سرگرم منہمک ہیں۔ برخلاف اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کافۂ انام کیلئے مبعوث اور باعث رحمت ہوئے۔ وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا۔ الآیہ اور فرمایا وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین الآیہ

اسلام میں تبلیغ مذہب کا اجر ثواب انتہا درجہ کا ہے۔ باوجود اس کے ہماری غفلت۔ کاہلی۔ قابل تاسف ہے۔ یوروپ۔ امریکہ سے عیسائی مرد اور عورت۔ انسانی ہمدردی یا سیاسی جذبات سے۔ تبلیغ تثلیث کیلئے آتے ہیں۔ بعید عملی کام کرتے ہیں۔ ہمارے علماء ومشائخین۔ اغنیاء۔ فقراء۔ تجار اہل پیشہ وغیرھم کا یہ مقدس فرض ہے کہ باہمی تفسیق۔ تکفیر۔ خانہ جنگی۔ ڈیڑھ اینٹ کی علحدہ مسجد بنانیکے عوض قرون اولے کی اتباع و پیروی میں تبلیغ مذہب

اشاعت دین کو اپنا نصب العین بنائیں۔ دکن کے نامور مدرسہ نظامیہ سے بھی

دارالعلوم دیوبند اور بریلی کی طرح ملک کی اصلاح اور تبلیغ کے کام سرانجام پا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ بزرگان قوم ادھر مائل ہوں واللہ الموفق وعلیہ التکلان تبلیغ کے متعلق التوبیة الملیة فی مدن المملکة الآصفیة میں مفصل بحث کر دی گئی ناظرین کو اگر اس مسئلہ سے دلچسپی ہو تو وہ رسالہ مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

باب ہفتم در مکارم اخلاق وغیرہ

اسلامی حقیقی ترقی۔ معراج کمال کیلئے۔ مذہبیت۔ زہد و اتقاء ضروری ہے ان الارض یرثہا عبادی الصالحون۔

مسلمان اس وقت تک تنازع لبقاء وغزا میں کامیاب باقبال مظفر و منصور تھے جبتک وہ دینی سچے روح۔ مذہبی جذبات، ایثار و اخلاص کے زیور سے مزین کتاب و سنت اور امر و نواہی کے پابند راسخ الاعتقاد تھے ان اللہ مع الذین اتقوا الذینہم محسنون الایہ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ اس کا فقدان ہمارے حرمان و

خرابی کا باعث ہیں۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ اور سبب ابتلا ہیں۔ ان اللہ
لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم اب بطور اجمال مکارم اخلاق
وغیرہ کے احادیث بغرض افادہ عام لکھے جاتے ہیں

شفقت وہمدردی: لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس	اسپر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے (بخاری ومسلم)
الراحمون یرحمهم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء	خلق پر شفقت کرنیوالوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے تم اہل زمین پر رحم کرو تو وہ جو آسمان میں ہے تم پر رحم کرے گا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)
من یحرم الرفق یحرم الخیر	جو شخص نرمی ملائمت سے محروم ہے تو وہ نیکی سے محروم ہے (مسلم)
والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ	بندہ اسوقت تک مومن نہیں ہوتا تا آنکہ وہ اپنے بھائی کیلئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے نفس کیلئے پسند کرتا ہے (بخاری ومسلم)
الخلق عیال اللہ فاحب الخلق	کل مخلوق اللہ کے عیال ہیں۔ محبوب تر

ترجمہ		حدیث
اللہ کے پاس وہ ہے جو اسکے عیال کے ساتھ نیک برتاؤ کرے (بیہقی)		احب الی الله من احسن الی عیاله......
مومن الفت محبت کا محل ہے اس شخص میں کچھ بھلائی نہیں ہے جو الفت نہیں کرتا اور نہ وہ کسی سے الفت کیا جاتا ہے	(احمد)	المومن مالف ولا خیر فیمن لا یالف ولا یولف......
کوئی مسلمان کسی کو اپنے بھائی کی غیبت آبروریزی سے باز رکھے تو اسکے جزا میں اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھیگا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ مومنوں کی مدد ہم پر واجب ہے۔ (مشکوۃ)		ما من مسلم یرد عن عرض اخیه الا کان حقا علی الله ان یرد عنه نار جهنم یوم القیمة ثم تلا هذه الایة وکان حقا علینا نصر المومنین......
مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں مہاجر وہ ہے کہ ممنوع چیزوں کو ترک کردے (بخاری)		المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده والمهاجر من هجر ما نهی الله عنه......
بھوکے کو کھلاؤ۔ بیمار کی عیادت کرو		اطعموا الجائع وعودوا المریض

عربی	اردو
وفكوا العانى	قیدی کو رہائی دو .... (بخاری)
رضى الرب فى رضى الوالد و سخط الرب فى سخط الوالد	رضامندی رب کی باپ کی رضامندی مین ہے اور غضب رب کا باپکے غضب مین ہے (ترمذی)
خير بيت فى المسلمين بيت فيه يتيم يحسن اليه وشر بيت فى المسلمين بيت فيه يتيم يساء اليه	مسلمانوں مین اچھا گھر وہ ہے جسمین یتیم کیساتھ نیک برتاؤ کیا جاتا ہے برا گھر وہ ہے جسمین یتیم کیساتھ بدسلوکی کیجاتی ہے (ابن ماجہ) ....
ما اكرم شاب شيخا من اجل سنه الا قيض الله له عند كبر سنه من يكرمه	کسی بوڑھے کا اسکی کبرسنی کی وجہ سے کوئی جوان اکرام کرے تو اللہ جل شانہ اسکی کبرسنی مین اسکی تعظیم و خدمت کیلئے کسی کو مقرر کردیتا ہے (ترمذی)
من انظر معسرا او وضع عنه انجاه الله من كرب يوم القيمة	جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے یا معاف کرے تو اللہ جل شانہ اسکو قیامت کی سختیوں سے نجات دیگا (مسلم)
ما من مسلم كسا مسلما ثوبا الا كان فى حفظ من الله ما دام	کسی غریب مسلمان کو کوئی مسلمان کپڑا پہنائے تو وہ اللہ کی حفاظت مین اس وقت تک رہیگا جبتک اسکے

عليه منه خرقة	جسم پر کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی رہے (ترمذی)
اعطوا السائل وان جاء على فرس	سائل کو عطا کرو۔ اگرچہ گھوڑے پر آے (م)
خير الاصحاب عند الله خيرهم لصاحبه وخير الجيران عند الله خيرهم لجاره	دوستوں میں نیک اللہ کے پاس وہ ہے جو اپنے دوست کیلئے نیک ہے اور اچھا پڑوسی اللہ کے پاس وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کے لئے نیک ہے (ترمذی)
ليس المومن بالذى يشبع وجاره جائع الى جنبه	وہ مومن نہیں ہے جو آپ سیر ہو کر کھا جائے اور اسکے پہلو میں اس کا پڑوسی فاقہ رہے (شعب الایمان)
لا يدخل الجنة من لا يامن جاره بوائقه	وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جسکے برائی سے اسکے پڑوسی امن میں نہ ہوں (مسلم) ......
كل معروف صدقة	ہر نیک کام صدقہ ہے ... (بخاری مسلم)
افضل الصدقة ان تشبع كبدا جائعا	بھوکے کو سیر کرنا بہتر صدقہ ہے .... (مشکوٰۃ)
من كان يومن بالله واليوم	جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور قیامت پر

عربی	اردو
الاخر فليكرم ضيفه ومن كان يومن بالله واليوم الاخر فلا يوذ جاره ومن كان يومن بالله واليوم الاخر فليقل خيرا او ليصمت ..	اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہیے جو شخص ایمان لایا ہو تو اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان لایا ہے تو اچھی بات کہے۔ یا خاموشی اختیار کرے ..... (بخاری)
قال رسول الله صلے الله علیه واله واصحابه وسلم قال الله تعالیٰ انفق یا ابن ادم انفق علیك	فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم خرچ کر میں تجھ پر خرچ کرونگا (بخاری)
السخی قریب من الله قریب من الجنة قریب من الناس بعید من النار والبخیل بعید من الله بعید من الجنة بعید من الناس قریب من النار	سخی آدمی۔ اللہ سے جنت سے۔ لوگوں سے قریب ہے۔ دوزخ سے دور ہے۔ اور بخیل آدمی۔ دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے۔ دور ہے آدمیوں سے قریب ہے جہنم سے۔

ولجاهل سخی احب الی الله من عابد بخیل ----	سخاوت کرنیوالا جاہل آدمی اللہ کے پاس عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے (ترمذی)
خصلتان لا تجتمعان فی مومن البخل وسوء الخلق	مومن میں بخیلی اور بد خلقی کی خصلت جمع نہیں ہوتی (ترمذی)
اخلاق حسنہ وغیرہ ان من خیارکم احسنکم اخلاقا	تم میں نیک شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں (بخاری مسلم)
اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا	کامل تر مومن بلحاظ ایمان کے وہ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں (دارمی)
ان المومن لیدرک بحسن خلقه درجة قائم اللیل وصائم النهار	مومن اپنے حسن خلق کی وجہ سے شب بیداری اور صیام نہار کا درجہ پاتا ہے (دارمی)
بعثت لاتمم حسن الاخلاق	حسن اخلاق کے پورا کرنے کے لئے میں بھیجا گیا ہوں ---- (موطا)
ان من اکمل المومنین احسنهم	ایمان میں زیادہ کامل وہ مومن ہیں جن کے اچھے

احسنهم خلقا والطفهم
باهله ....
عليكم بالصدق فان الصدق
يهدى الى البر وان البر
يهدى الى الجنة ومايزال الرجل
يصدق ويتحرى الصدق حتى
يكتب عند الله صديقا واياكم
والكذب فان الكذب يهدى
الى الفجور وان الفجور يهدى
الى النار ومايزال الرجل
يكذب ويتحرى الكذب
حتى يكتب عند الله كذابا
من عفى عند القدرة عفى الله عنه

خصلت میں اور وہ اپنے اہل کے ساتھ
زیادہ مہربان ہیں ...... (ترمذی)
تم راستبازی کو لازم کرو کیونکہ سچائی راہ
دکھلاتی ہے خیر اور عمل صالح کی طرف
اور خیر اور عمل صالح جنت کیطرف پونچاتے ہیں
آدمی ہمیشہ سچ بات کرتا ہے اور سچی بات
طلب کرتا ہے یہانتک کہ اللہ کے پاس وہ صدیقون
میں لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ بات سے پرہیز کرو کیونکہ
جھوٹ گناہونکی راہ دکھاتا ہے اور گناہ
دوزخکی راہ دکھاتے ہیں اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹی بات
بات طلب کرتا ہے۔ یہان تک کہ وہ اللہ کے
پاس کذابین میں لکھا جاتا ہے ... (بخاری مسلم)
جو شخص حالت قدرت میں خطا معاف کردے

البادی بالسلام بری من الکبر		سلام کرنیوالا ابتدا میں غرور سے بری ہے (مشکوٰۃ)
ان لجواب الکتاب حقا کرد السلام	مسند فردوس	سلام کے جواب کیطرح خط کا جواب دینا ضروری ہے۔
ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لهما قبل ان یتفرقا	ترمذی ابن ماجہ	دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں پھر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونیکے آگے مغفرت کئے جاتے ہیں
عن زراع رضی اللہ عنه وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم ورجله		زراع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ عبد القیس کے وفد میں تھے کہا جب ہم لوگ مدینہ میں آئے تو ہمارے سواریوں سے جلدی اتر پڑتے۔ پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اور آپکے قدم مبارک چومتے (ابوداؤد)
اتحاد و یکجہتی من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه		جو شخص جماعت مسلمین سے بالشت بھر جدا ہوا تو وہ اسلام کا رشتہ اپنے گردن سے نکالا ---- (ابوداؤد)
اتبعوا السواد الاعظم فانه		پیروی کرو بڑی جماعت کی۔ جو تنہا ہوا

من شذ شذ فی النار

المومنون کرجل واحد ان اشتکی عینه اشتکی کله وان اشتکی راسه اشتکی کله ......

ان الله لا یجمع امتی او قال امة محمد صلی الله علیه واله وسلم علی ضلالة وید الله علی الجماعة ومن شذ شذ فی النار ......

جماعت سے تنہا ڈالا جائے گا آگ میں (ابن ماجہ)

مسلمانوں کی مثال ایک شخص کے مانند ہے۔ اگر اسکے آنکھ میں شکایت درد ہو اور سر میں شکایت ہو تو کل جسم میں درد کا احساس ہوتا ہے (مسلم)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ گمراہی پر جمع نہیں کریگا میری امت کو یا یہ فرمایا کہ امت محمد کو اور دست خدا جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا تو جہنم میں ڈالدیا جائیگا (ترمذی)

شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے پیروان اسلام کو متحد متفق اور ایک مرکز پر جمع ہونے کیسے مؤثر پیرایہ میں نصیحت فرمائی ہے۔ افسوس فرقہ بندی کی ہوس۔ ڈیڑھ اینٹ کی علحدہ مسجد کے خبط نے ملت اسلامیہ کو کمزور اور اجانب کا شکار بنا دیا۔ آج اسلامی "سیاسی مذہبی" ہستی خود مسلمانوں کے افتراق جمود کے طفیل معرض خطر میں ہے لیکن اس کا احساس نہیں کیا جاتا

استمداد عن ابی ذر قال دعانی رسول اللہ صلعم وھو لیشترط علی ان لا تسال الناس شیئا قلت نعم قال ولا سوطک ان سقط منک حتی تنزل الیہ فتاخذہ	ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ واصحابہ وسلم نے مجھ سے یہ وعدہ لیا کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے۔ اگر کوڑا اپنا گرجاے تو اس کو اتر کر اٹھاوے (مشکوۃ)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا بھی یہی حال تھا (حسن التفصیص مصنفہ مولانا صفی الدین صاحب) نمک کی سی معمولی چیز کو نمک خدا سے مانگنے کا حکم دیا گیا ہے ؎

لا تسألن بنی آدم حاجۃ	وسل الذی ابوابہ لا تحجب
اللہ یغضب ان ترکت سوالہ	وبنی آدم حین یسأل یغضب

باوجود اسکے ہم لوگ قادر مطلق و مسبب حقیقی کو جسکے دست قدرت میں سب کے قلوب ہیں۔ چھوڑ کر بے صبری کے ساتھ دربدر و بینا داروں سے توسل۔ سفارش۔ استدعا التجا کرتے ہیں اور ایاک نستعین کا بھی عقیدہ ہے۔ یہ امور اربابا من دون اللہ میں داخل نہیں سمجھے جاتے کیونکہ ان کا نام اسباب ہے۔ محض بر گزیدگان

حق کا توسل۔ استمداد ہمارے پاس شرک و کفر ہے۔ اسلئے کہ ایک مادی اسباب کا وجود ہمکو نظر نہیں آتا جسطرح دنیا میں حقیقی قوت حقیقی جبروت کا مرکز اعلیٰ شاہد ہے اسیطرح برزخ میں بھی حقیقی قدرت اور حکومت کا سرچشمہ اللہ ہے تو یہاں دنیاداروں کا توسل و ذریعہ انجاح حاجات کیلئے مشروع اور مخالف توحید نہیں سمجھا جاتا۔ صرف عالم برزخ کی خصوصیت ہے کہ محبوبان بارگاہ الہی کا توسل۔ استمداد مقربین الی اللہ عباد کی اعانت قابل ملامت اور مخالف توحید تصور کیجاتی ہے حالانکہ اس کے جواز کی تصریح موجود ہے

وابتغوا الیہ الوسیلۃ ... پارہ ... الآیہ	اور اس تک (پہونچنے) کے ذریعہ کی جستجو کرتے ہے

حصول مقصد کیلئے دوگانہ ادا کرکے یہ دعا پڑھے۔

آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ الخ	یا اللہ دے محمد کو وسیلہ اور فضیلہ ...
اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی	یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں وسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو نبی رحمت ہیں یا محمد میں متوجہ ہوتا ہوں وسیلہ آپکے میرے رب کیطرف میری اس حاجت کے متعلق
وان ارادعونا فلیقل یا عباد اللہ	اور اگر مدد چاہے تو ....

ملاحظہ ہو تفسیر روح البیان

استغیثونی الخ	کسی نبی یا ولی کی اعانت کرو۔ (تفصیل کیلئے حصن حصین ملاحظہ ہو)

یہ قابل نظر انداز اسلئے نہیں ہیں۔ تکفیری پرچے شائع کرنیوالے حضرات از راہ مہربانی ہو وہ سواد اعظم کے برخلاف تحقیق تکفیر کا حکم لگانے سے پہلے آگے ہی مخاطب اہل کو وسیع النظری سے دیکھ لیں ورنہ اس کا وبال خود انہیں پر عود کرتا ہے

لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک (بخاری)	ایک دوسرے کو فسق اور کفر کی طرف منسوب نہ کرے وہ اسی پر عود کرتا ہے اگر اس کا ساتھی ایسا نہ ہو۔

شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر عزیزیہ میں لکھا ہے کہ

بعض خواص اولیاء را کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند
بعد موت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و اویسیان تحصیل کمالات باطنی
از انہا می نمایند و ارباب حاجات حل مشکلات خود از انہا طلب می نمایند

تفصیل کیلئے علامہ شیخ عابد سندی مدنی کا فتوی اور شیخ عبد الحق دہلوی کی شرح مشکوۃ
شاہ ولی صاحب کی ہمعات ملاحظہ فرمائی جائے۔

صحبت صالحا انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہے۔ اسکی فطرت طینت میں اثر پذیری کا مادہ رکھا گیا ہے۔ جسکی جیسی صحبت۔ تربیت ہوگی اسی رنگ میں وہ متصف ہوگا۔ اسلئے شریعت مطہرہ میں نیک صحبت۔ تربیت کیلئے زیادہ زور دیا گیا ہے

حدیث	حوالہ	ترجمہ
لا تصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامك الا تقی		مومن کی صحبت اختیار کر۔ اور متقی پرہیزگار کو تیرے کھانے میں شریک کر۔ (ترمذی۔ ابوداود۔ دارمی)
المرا علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل	(ترمذی)	آدمی اپنے دوست کے دین پر رہتا ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ کس کو دوست بناتا ہے۔
ایاك وقرین السوء فانك به تعرف (جامع الصغیر)		برے ہمنشین سے دور رہ۔ تو اسی سے مشہور ہو جاوے گا۔
الا انبئکم بخیارکم خیارکم الذین اذا راؤ ذکر الله	(ابن ماجہ)	میں تمکو خبر دیتا ہوں کہ تم لوگوں میں بہتر کون ہے وہ شخص جسکے دیکھنے سے نصیحت کرنے سے خدا یاد آئے
الوحدة خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر		برے لوگوں کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے اور نیک ہمنشین اکیلے رہنے سے بہتر ہے۔

من الوحدة واملاء الخير خير من السكوت والسكوت خير من املاء الشر	اور املاء خیر سکوت سے بہتر ہے اور خاموشی املاء شر سے بہتر ہے (بیہقی)
خيار عباد الله الذين اذا رأوا ذكر الله ـ وشرار عباد الله المشاؤن بالنميمة ، المفرقون بين الاحبة الباغون للبراء العنت	بندگان خدا میں بہتر وہ ہیں جب دیکھے جاتے ہیں تو خدا یاد آجاے (بوجہ ان کی صورت باصفا کے) بندگان خدا میں سے بدتر وہ ہیں چغلخوری کرنیوالے دوستوں میں جدائی ڈالنے والے زیادتی فسق و فجور کرنیوالے ہیں
اولاد امور کی ذمہ داریاں وغیرہ — من ولي من امر الناس شيئا ثم اغلق بابه دون المسلمين او المظلوم اوذي الحاجة اغلق الله دونه ابواب رحمته عند حاجته وفقره افقر ما يكون اليه	جو کوئی رعایا کے امور کا حاکم ہو پھر اپنا دروازہ مسلمانوں یا ستم رسیدہ لوگوں - یا حاجت مندوں پر بند کردے تو اسکی بابت ارشاد ہیں اللہ جل شانہ اپنے رحمت کے دروازے اس کی حاجت اور محتاجی کے وقت اس پر بند کردے گا۔ (مشکوۃ)

تو ہم بر درے ہستی امیدوار ــ پس امید بر در نشینان برآر

عربی	اردو
لا یقضین حکم بین اثنین و هو غضبان ...... (بخاری مسلم)	حاکم اپنے غصہ کے وقت دو شخص کے درمیان فیصلہ نہ کرے ------
من جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین	جو شخص حاکم کیا جائے لوگوں کے درمیان وہ (بوجہ ذمہ داری) بغیر چھری کے ذبح کیا گیا ہے (ترمذی ابن ماجہ ابو داؤد)
الظلم ظلمات یوم القیامة	ظلم و ستم بیدادی قیامت میں تاریکی ہے (بخاری مسلم)
القضاة ثلثة واحد فی الجنة واثنان فی النار فاما الذی فی الجنة فرجل عرف الحق فقضی به و رجل عرف الحق فجار فی الحکم فهو فی النار و رجل قضی للناس علی جهل فهو فی النار (ابن ماجه ابوداود)	قاضی تین قسم کے ہیں، ایک قسم کے جنت میں دو قسم کے جہنم میں جائینگے، جنت میں وہ ہونگے جو حق کو پہچانے پھر اسکے موافق حکم جاری کرے، اور ایک حق کو پہچانے اور فیصلہ میں بے انصافی، حق تلفی کرے تو جہنم میں جائیگا اور ایک حاکم جہل و بےعلمی کی بنا پر کرتا ہے تو وہ جہنم میں جائے گا۔
من شفع لرجل شفاعة فاهدی له	کسی نے سفارش کی پھر اسکے معاوضہ میں

هدية عليها فقبلها فقد اتى بابا عظيما من ابواب الربا۔	اسنے کچھ تحفہ هدیہ لیا تو ربا کے دروازوں میں سے اسکے بڑے دروازہ میں داخل ہوا (منہ)
من استعملناه على عمل فرزقناه رزقا فما اخذ بعد ذالك فهو غلول ...... (ابو داؤد)	آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے کسی کو تحصیل کے لیئے مامور کیا اور تنخواہ بھی مقرر کردی اسکے علاوہ پھر جو لیا جاوے گا وہ چوری میں داخل ہے
اخلاق ذمیمہ اور گناہ کبیرہ وغیرہ عن انس رضى الله عنه قال قلما خطبنا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم الا قال لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له .... (شعب الايمان)	انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اکثر خطبوں میں فرماتے جس میں امانتداری نہیں اس کو ایمان نہیں اور جو اقرار عہد کا پابند نہیں اسکو دین نہیں ....
لعن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم الراشي والمرتشي	رشوت لینے اور دینے والے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمایا (ابن ماجہ)
الراشي والمرتشي في النار	رشوت کا لینے والا اور دینے والا جہنمی ہے۔ (طبرانی فی الصغیر)

لا یدخل الجنة لحم نبت من السحت وکل لحم نبت من السحت کانت النار اولی بہ (مشکوٰۃ)	حرام رشوت سے نشوونما پایا ہوا جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور جو جسم حرام سے نمو پایا ہے وہ سزاوار آگ ہے۔
لا یدخل الجنة جسد غذی بالحرام (مشکوٰۃ)	حرام کے ذریعہ سے غذا پایا ہوا جسم جنت میں داخل نہ ہوگا۔۔۔۔
من اخذ من الارض شیئا بغیر حقہ خسف بہ یوم القیمۃ الی سبع ارضین (بخاری)	کسی نے غیر کی زمین سے ناحق کچھ غصب کر لیا تو قیامت کے روز وہ زمین کے ساتویں حصہ تک دھنسایا جائے گا۔
الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وشھادۃ الزور ..... (بخاری ومسلم)	خداوند تعالیٰ کے ساتھ شرک۔ ماں باپ کی نافرمانی۔ خون ناحق۔ جھوٹی گواہی گناہان کبیرہ سے ہیں۔
آیة المنافق ثلث اذا حدث کذب۔ واذا وعد اخلف	منافق کے تین نشان ہیں۔ جھوٹ کہتا ہے خلاف ورزی وعدہ کرتا ہے

حدیث	ترجمہ
واذا اؤتمن خان	امانت مین خیانت کرتا ہے (مشکوۃ)
سباب المسلم فسوق وقتاله کفر	مسلمانکو گالی دینا فسق ہے اور اسکو قتل کرنا کفر ہے
لا یدخل الجنة خب ولا بخیل ولا منان	جنت مین فریبی بخیل احسان جتانیوالے داخل نہین ہونگے
ایاکم والکذب فان الکذب مجانب للایمان (جامع الصغیر)	جھوٹ کہنے سے پرہیز کرو۔ جھوٹ ایمان کے دور کرنے والون سے ہے...
لیس منا من غش مسلما اوضره اوماکره (منه)	مسلمانونکو فریب دینے والا ضرر پہنچانے والا مکر کرنے والا ہمارے سے نہین ہے۔
لا یدخل الجنة قاطع (بخاری مسلم)	قطع رحمی کرنیوالا جنت مین داخل نہ ہوگا۔
ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب	حسد سے بچو حسد نیکیون کو کھاجاتا ہے جیسا کہ آگ لکڑیون کو کھاتی ہے (ابوداؤد)
لیس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش والبذی	مومن لعن طعن کرنے والا فحش اور بدگو نہین ہوتا...... (ترمذی).....
لا یدخل الجنة قتات (نمام)	چغلخور جنت مین داخل نہ ہوگا (بخاری مسلم)

حدیث	ترجمہ
اذا رأيتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب	خوشامد گو کے منہ مین خاک ڈالو .... (مسلم) ....
مسکرات | حرم الله الخمر وكل مسكر حرام ... (جامع الصغیر)	اللہ نے شراب (خانہ خراب) کو حرام کردیا اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے ......
الخمر ام الخبائث فمن شربها لم تقبل صلاته اربعين يوما فان مات وهي في بطنه مات ميتة جاهلية.	شراب تمام برائیون کی ماں ہے پس جسکے پینے سے چالیس روز کی نماز قبول نہ ہو گی۔ اور جو کوئی مرجاے اور اسکے پیٹ مین شراب ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا (کنز)
اجتنبوا كل مسكر .. طبرانی	ہر ایک نشئی چیز سے پرہیز کرو ....
كل مسكر حرام ... (بخاری)	ہر نشہ آور چیز حرام ہے ----

مسکرات کے نقصان ضرر کا تیرہ صدی کے بعد اب تعلیم یافتہ دنیا کو احساس ہورہا ہے۔ عیسائیون مین عبادت (عشاء ربانی) مین اس کا کچھ استعمال جزء مذہب ہے باوجود اسکے اس ام الخبائث کے روکنے از حد کوشش اور جد وجہد جاری

رکھے ہیں۔ امریکہ نے قطعاً اس کے جمیع وشمرا استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے۔ افسوس ہے کہ یہاں سگرات کے دوکان زیادہ تر خیراست کے افراد سے ہی آباد ہیں۔ قوای جسمانی۔ روحانی۔ اعضاء رئیسہ کیلئے اس کا استعمال زہر ہلاہل ہے جس سے اسلامی نسل روز بروز کمزور مضمحل ہو رہی ہے۔

ھواپرستی — حجبت النار بالشھوات وحجبت الجنة بالمکارہ	جہنم خواہشات نفسانی سے جنت مکارہ سے ڈھانپے ہوئی ہے۔ (بخاری)
لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ (مشکوۃ)	تم سے کوئی مومن کامل نہیں ہوتا جبتک اسکی خواہش جو میں لایا ہوں یعنی شریعت اسکے تابع ہو
اصلاح نفس وغیرہ — من مات وھو بری من الکبر والغلول والدین دخل الجنۃ	جو مرا اور وہ تکبر۔ چوری۔ اور قرضہ سے پاک ہے تو داخل جنت ہوگا ...... (ترمذی ابن ماجہ)
نفس المومن معلقة بدینه حتی یقضی عنه ...... (مشکوۃ)	مسلمان کا نفس مرنیکے بعد بوجہ قرضہ معلق رہتا ہے تاآنکہ وہ اس سے ادا کیا جائے

اکثروا ذکر ھادم اللذات الموت ...... (نسائی)		موت جو فانی لذتوں کی منہدم کرنیوالی ہے بہت یاد کیا کرو ......
اذکروا محاسن موتاکم و کفوا عن مساویھم	ابوداؤد ترمذی	تمہارے مردہ لوگوں کی خوبیوں کا ذکر کرو۔ انکے عیوب بیان کرنیسے باز رہو۔
یبعث کل عبد علی ما مات علیہ	مسلم	جس حالت مین بندہ مرتا ہے اسی حالتمین زندہ کیا جائیگا
یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام نصف یوم		غریب لوگ اغنیاء سے پانسو سال نصف یوم آگے داخل جنت ہونگے (ترمذی)
منھیات شرعی نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان نشرب فی آنیۃ الفضۃ والذھب و ان ناکل فیھا وعن لبس الحریر والدیباج وان نجلس علیہ		چاندی سونیکے برتنوں مین کھانے پینے۔ ریشمی کپڑونکے پہننے اور اسپر بیٹھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا ہے ...... بخاری مسلم ......

پیشتر اعظم بادشاہ روم کے زمانہ سے وہان چاندی۔ سونیکے ظروف کا

استعمال تجارتی اقتصادی ترقی کے خیال سے قانوناً ممنوع قرار دیا گیا ہے
ریشمی کپڑوں کا استعمال مردوں کے لئے باعث خوشنت وانوشت ہے۔ اسلئے
شریعت اسلامیہ نے جنس ذکور پر اس کو حرام کر دیا۔

لاینظر اللہ یوم القیامۃ الیٰ من جر ازارہ بطرا۔ بخاری مسلم	جو کوئی اپنے پاجامہ کو غرور سے کھینچتا ہوا رکھے تو اللہ جل شانہ قیامت کے روز اسکی طرف نظر نہیں کرے گا۔
ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار۔۔۔	ازار تھبند جو ٹخنے سے نیچے ہو دوزخ میں ہے۔۔۔۔ بخاری

نظام ملل غیر کے افراط۔ تفریط کے مقابلہ میں اسلام ایک معتدل مکمل معاشرتی
تمدنی دستور العمل اپنے پیروؤں کے لئے مرتب کیا ہے۔ امعان نظر سے منکشف
ہوگا کہ یہ ان کی بیراہی۔ فضول خرچی۔ تکبر وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے
از حد سود مند ہے۔ راسخ فی الدین رہنے میں بڑی حد تک انسان بھٹکنے سے
مامون ومصئون رہتا ہے۔ یہی حال موچھوں کے فیاشن کا ہے۔ آجکل آدھے
غائب آدھے حاضر موچھ معیار تھذیب سمجھے جاتے ہیں۔

لعن النبی صلی اللہ علیہ و
آلہٖ وسلم المخنثین من الرجال
والمترجلات من النساء و
قال اخرجوھم من بیوتکم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نے مخنث نما مردوں اور مرد
نما عورتوں پر لعنت فرمائی
ہے اور انکو گھروں سے نکال دینے کا حکم فرمایا (بخاری)

لعن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم الرجل یلبس لبسۃ
المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ
الرجل ----------

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورتوں کا
لباس پہننے والے مرد۔ اور مردوں کے
لباس پہننے والی عورت پر لعنت
فرمایا ---------- (ابوداؤد)

یورپین آزاد عورتوں کے فیاشن کا خبط بعض مسلمان خواتین میں بھی پھیل
رہا ہے۔ باریک بے ستر لباس کی قدر ہونے لگی ہے جس کی شرعاً ممانعت ہے
اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا ایک بار باریک لباس پہنے تو حضور شریف صلے اللہ علیہ
وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اسکو پسند نہیں کیا انکو منع فرمایا ---- (ابوداؤد)

تقیید بالآثار	عن تشبہ بقوم	جو شخص کسی قوم کی مشابہت لیتا

فہو منہم ...... رواہ احمد و ابوداؤد | پس وہ اُسی قوم سے ہے ...

اسرار حدیث کے مفہوم کے لئے قلب سلیم۔ وسعت نظری ضروری ہے سطحی دماغ اسکو اپنے مذاق کے برخلاف پاتے ہیں تو جسارت۔ انکار کر بیٹھتے ہیں۔ ترقی یافتہ۔ فاتح اقوام میں ہماری قومی ہستی۔ جذب منضم ہو جانے اور نقال۔ اندھے مقلد نہ کہلانے کیلئے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیروؤں کو یہ پُرحکمت ہدایت فرمائی ہے۔ تا مذہبی روح۔ ملی احساس قومیت اہل اسلام میں برقرار رہے۔ اور وہ ایک زندہ قوم بنیں ورنہ آدمے تیتر آدھے بٹیر ہ

زاغی روش کبک دری ہی آموخت | او دست نداد و راہ او رفت از دست

ریاخواری | لعن اللہ آکل الربا وموکلہ وشاھدیہ وکاتبہ | لعنت کیا ہے اللہ سود خوار پر اور اس کے کھلانے والے اور اسکے گواہ اور کاتب پر (رواہ [illegible]) [illegible]

جامع۔ لالچی۔ سنگدل۔ سود خواروں کا وجود نسل انسانی کیلئے جتنی دہشت [illegible] زیادہ ضرر رساں۔ نقصان دہ۔ اور ہلاکت ہے۔ درندوں کی حماقت سے [illegible]

ہلاکت واقع ہوجاتی ہے۔ لیکن سود خوارون کے مسلسل خون چوستے رہنے
سے مدیون تباہ و برباد۔ زندہ درگور ہوکر تلخی سے زندگی بسر کرتا ہے مبارک
ہین وہ افراد جوان کے خونی فولادی پنجے سے ملک کو نجات دینے جدو
جہد کرتے ہین۔ سبکے آگے ہندوستان ہین ان انسان نما خونخوارون کے
برخلاف مولوی غلام الثقلین بی۔اے۔ بی۔ یل مرحوم۔ پھر مولانا ابوالکلام
آزاد نے آواز بلند کی لیکن جبتک خود ہم۔ مسرف۔ مبذر۔ بنے رہینگے اصلاح
تمدن۔ احکام شریعت سے بے پروا۔ غافل رہینگے تو سود خوارون کی غلامی سے
رہائی کی توقع محال ہے۔

تصاویر فوٹو۔ اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون	اسد تعالی کے پاس زیادہ عذاب تصویر بنانے والون کو ہوگا (بخاری مسلم)
عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول کل المصور فی النار	ابن عباس رضی اسد عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے تصویر بنانے والا جہنمی ہے۔ ابن

حدیث	حوالہ	ترجمہ
يجعل له بكل صورة صورها نفسا فيعذبه في جهنم قال ابن عباس فان كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فيه	بخاری مسلم	ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تصویر بنانیوالا جہنمی ہے ابن عباس کہتے ہیں اگر تصویر بنانی جائے تو درختوں اور غیر ذی روح کی بنائی جائے۔
لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا تصاوير .... بخاری مسلم		جس مکان میں کتا اور تصاویر ہوں فرشتگان رحمت داخل نہیں ہوتے ......

یورپ وغیرہ کے حیا سوز ۔ مخرب اخلاق فحش فوٹوز ۔ اور جاپانی رنگین دستیوں کے شرمناک تصاویر ۔ جدید مذاق میں "نیچرل بیوٹی" کا مرادف سمجھا جاوے ۔ لیکن سلیم الفطرت طبائع انکو قبائح ۔ خبائث ۔ روحانی آلہ فرنگ قومی ادبار اور یورپ کے زوال کا پیش خیمہ تصور کرتے ہیں بعض افراد اپنی خوابگاہوں میں اہمیت کیساتھ ہیجان پیدا کرنیکے ارادہ سے ۔ اور بعض جاہلانہ عقیدہ قوت متخیلہ پر اثر ڈالنے کے خبط سے بعض تصاویر ۔ فوٹوز آویزاں کرتے ہیں جسکے بالکلیہ انسداد کا اسلام میں حکم کیا گیا ہے ۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے دولت سرا کے پردہ پر تصویر بننے ۔ اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تکیہ پر تصویر نظر آنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

واپس تشریف لیجانا پھر اُنکے دور کر دیئے جانیکے بعد تشریف فرما ہونا (مظاہر حق جلد ۲۔ صفحہ ۲۱۲) اور فتح مکہ کے روز مدینۂ علم و حکمت راز دار فطرت کے حکم سے باب ولایت کرامت کا سطح کعبہ کی سہ بتوں کا ازالہ۔ اور حضرت سید الابرار خلیفہ ثانی کا اندرون کعبہ کے حضرت ابراہیم خلیل کے تصاویر کا محو کر دینا۔ تصویر بت پرستی کے بیخکنی کا سبق ہے۔ (مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۳۰۵) اہل شریعت و طریقت کے پاس اس سے بڑھکر کوئی حجت شرعی تصویر کے عدم جواز پر نہیں ہو سکتی۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب	سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس گھر میں تصویر۔ کتا۔ جنبی ہو فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

اسی اسوۂ حسنہ کی اتباع میں اکابرین صوفیہ و مشائخین عظام علماء کرام۔ تصاویر کی حرمت پر متفق رہے ہیں۔ کوئی اسکے جواز پر مائل نہیں ہوا۔ بلکہ اہل باطن و کشف نے تو اپنے نور عرفان سے ان بتوں کے ظلمات دیکھے ہیں (مکاتیب شریفہ مکتوب ششصدم صفحہ ۴۹) نور دینی مذاق کے معبود الٰہہ ھواہ کی پرستش کیلئے جنکو استقامت فی الشریعت الطریقت چھوڑ دیکر مرغ ہوائی (دید کاک) بننے اور تنسیخ شریعت چھپانے کرنیکی

ضرورت نہیں جنکو کچھ مذہبی علم کا اور طبیعت میں دینی مذاق ہے وہ جانتے ہین لفظ تصویر عام ہے خواہ عکسی یا دستی ہو۔ قلم سے کھینچی جائے یا کسی آلہ سے ہر دو شامل ہے۔ شراب ہاتھ سے کھینچی جاسے یا مشین سے کشید ہو ہر دو کا ایک ہی حکم ہے ہمکو احکام شرعیہ مین یوروپین لوگون کے تخیلات کے پرستش کی ضرورت نہین

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا (الآیہ)	جو پیغمبر تم کو دین وہ لیلو اور جس چیز سے تم کو منع کرے اس سے دست کش رہو (پارہ ۲۸۔ سورہ حشر ۵۹)

تصاویر۔ فوٹوز کے کچھ تمدنی فوائد سے اسکے قبائح زیادہ ہین۔

اثمہما اکبر من نفعہما	انکے فایدہ سے انکا گناہ (اور نقصان) بڑا ہے۔

ترقی یافتہ یوروپ نے آج تیرا صدی کے بعد مسکرات کے مادی ضرر اور نقصانات کا کچھ کچھ احساس پیدا کیا ہے ممانعت تصاویر کے روحانی فلسفہ کا اسکے موجودہ مذہبی روحانی پستی و بہیمیت لادینیت مین وجدانی ادراک محالات سے ہے۔ مذاق جدید کے اصلاح کے بجاے اسی سے تطابق پیدا کرنے۔ اسی مین منجذب ہونیکے احکام مذہب کی ہی قطع و برید سخت اخلاقی کمزوری۔ دل و دماغ کی پستی اور حرمانی ہے شیخ ندوہ واقف ہین۔ غازیان اسلام کا ایام حرب مین مجوس کے منقش

قصر شاہی میں نماز کا ادا کرنا جواز تصویر پر حجت شرعی نہیں ہو سکتی۔ مورخ کے بیان
اور مجاہدین اسلام کے نماز پڑھنے سے غازیوں کا مصور اور سنگتراش ہونا ثابت نہیں ہوتا
اور نہ جہت قبلہ میں تصاویر کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔ اگر موجودگی تسلیم بھی کی جاوے تو
وہ عند الفقہا صرف امر مکروہ ہے مسئلہ ما نحن فیہ سے اس کا کچھ تعلق نہیں
قیاس مع الفارق ہے۔ یہ استدلال کہ موجودہ ترقی یافتہ زمانہ میں خوف
تصویر پرستی نہیں۔ قابل قبول نہیں کیونکہ بعض راسخ الاعتقاد طبائع اسوقت بھی
اپنے پیر کے فوٹوز۔ تصاویر۔ کو نظر تقدس سے دیکھتے درشن کرتے ہیں بعض تو
کلام مجید کیساتھ اسکو رکھتے ہیں ؎

	خلاف پیمبر کسی رہ گزید	کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید	

کیا ہمارے وہ رہبر طریقت (نو مسلم راجپوتوں کے اصلاح کے ساتھ) اپنے مریدوں کی
فوٹو پرستی کے انسداد پر توجہ نہیں کرینگے۔ تا وہ مرشد حقیقی کے سچے جانشین تصور ہوں

اصلاح بیاہ | قرن اولی کی شادی۔ بیاہ بالکلیہ تکلفات اور اسراف سے پاک تھے
اہل بیت اطہار۔ ازواج مطہرات کے بیاہ کی سادگی مسلمانوں کیلئے سبق آموز اور

باعث صلاح دارین وفلاح کونین ہے

اردو	عربی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض بیبیوں کے نکاح میں ولیمہ دو مد جو پر فرمایا۔	اولم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بعض نسائہ بمدین من شعیر .... (بخاری)
اچھی بیاہ وہ ہے جس میں سہولت ہو عورتیں بہتر وہ ہیں جنکی ادائی مہر میں آسانی ہو (طبرانی)	خیر النکاح ایسرہ ۔ (جامع صغیر) خیرھن ایسرھن صداقا

مسرفانہ رسومات، تکلفات اور زیر باری اخراجات کی وجہ سے جوان لڑکیوں کی شادی بیاہ کیلئے غیر معمولی توقف۔ تاخیر کرنی پڑتی ہے۔ جو شرعاً وعرفاً ناجائز ہے۔ دولہ والوں کی طرف سے بھاری جہیز وغیرہ کا مطالبہ پست ہمتی۔ نگونساری کی علامت ہے اکثر کو نام ونمود کے لئے اپنے املاک منقولہ وغیر منقولہ سودخوار عنکے سپرد کر دینا پڑتا ہے دستور العمل شریعت کا ترک کر دینا گویا ہر قسم کے بلیات مصائب میں گھرنا ہے۔ دینی پابندی پرہیزگاری۔ بمنزلہ مضبوط قلعہ کے ہے جس سے بڑی حد تک ہم بربادی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

لا یعقل الحصن من الورع ...	پرہیزگاری سے بڑھکر کوئی مضبوط قلعہ نہیں ہے (فا زوحن ...)

موجودہ زریں دور عثمانی اصلاح تمدن بہبودی ملک وملت کے لئے باعث خیر و برکت ۔ رحمت ورافت ہے الحمدللہ بہت سے نقصان رسان بربادی بخش رسومات کی بیخکنی کردی گئی ہے ۔ ھ

رسوم داد و دین بنیاد کردہ	بداد و دین جہان آباد کردہ

باب در عبادت وغیرہ

تبر زسنگ کلوخ نیست ہرکہ زد خالیست
کلوخ و سنگ چونذر او بجغا ریست

جو خدا تعالیٰ کو بھولجاتے ہیں خدا انکو بھولجاتا ہے ۔ اس سے بڑھکر کوئی بدقسمتی نہیں ہوسکتی ۔

نسوا اللہ فنسیھم الایۃ ۔	ان لوگوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انکو بھلا دیا ...
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون .... الایۃ	اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اسی غرض سے پیدا کیا ہے کہ ہماری عبادت کریں ......

جن وانس کی مقصد زندگی عبادت الٰہی ہے اس کو ترک کردینا خدا کو بھولجانا ہے

اس باب میں عبادت الٰہی پر کچھ لکھا جاتا ہے۔

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان ۔۔۔	اسلام کے پانچ بنا ہیں، کلمۂ شہادت ۔ نماز زکوۃ اور روزہ حج ۔۔۔۔۔۔ (بخاری ومسلم)
افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ ۔۔۔	بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعا الحمد للہ ہے ۔۔۔۔۔ (ترمذی)
من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ ۔۔۔۔۔۔	جس نے اللہ کیلئے مسجد بنایا تو اللہ اسکے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔۔۔ (بخاری ومسلم)
مفتاح الجنۃ الصلوۃ ومفتاح الصلوۃ الطھور ۔۔۔۔۔۔	نماز جنت کی کونجی ہے۔ اور نماز کی کونجی جنت ہے (مشکوۃ)
الصلوۃ نور المومن	نماز مومن کا نور ہے (جامع الصغیر)
تفضل الصلوۃ التی لیستاک لھا	جس نماز کے لئے مسواک کی جاتی ہے

على الصلوة التي لا يستاك لها سبعين ضعفا .

وہ ستر درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے اس نماز پر جس میں مسواک نہ کی جائے ۔

الوقت الاول من الصلوة رضوان الله والوقت الآخر عفو الله

نماز اول وقت میں ادا کرنا اللہ کی خوشنودی کا باعث ہے آخر وقت میں عفو کا موجب ہے (ترمذی)

عليكم بقيام الليل فانه داب الصلحين قبلكم وهو قربة لكم الى ربكم ومكفرة للسيات ومنهاة عن الاثم

(ترمذی)

لازم کرو قیام لیل وہ تمہارے اگلے صلحاء کا طریقہ ہے اور تمہارے لئے قربت الٰہی کا ذریعہ ہے اور کفارہ گناہان اور برائیوں سے باز رکھنے والا ہے

صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرين درجة

جماعت سے نماز پڑھنا ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے تنہا نماز پڑھنے سے (بخاری و مسلم)

من صلى العشاء في جماعة فكانما قام نصف الليل ومن صلى الصبح في جماعة فكانما صلى الليل كله (مسلم)

جس نے جماعت سے نماز عشاء پڑھی گویا نصف شب قیام کیا۔ اور جو نماز صبح جماعت سے پڑھی تو گویا پوری رات (یعنی ثواب کے) نماز میں گزارا

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام لیل

حتی تورمت قدماہ فقیل له لم تصنع هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال افلا اکون عبدا شکورا ...... (بخاری ومسلم)

فرماتے تھے تو آپکے قدم مبارک سوج گئے تھے آپ سے عرض کیا گیا کس لئے یہ مشقت فرمائی جاتی ہے، آپکے ما تقدم وما تأخر گناہ (گو آپ معصوم تھے بطور فضیلت واعزاز یہ ارشاد ہوا ہے) معاف کئے گئے۔ تو آپنے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہوں

ان رجلا قال یا رسول الله ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فاخبرنی بشیٔ اتشبث به قال لا یزال لسانك رطبا من ذکر الله ... .

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ شرایع اسلام مجھ پر بہت ہوگئے ہیں ایسی چیز مجھے ارشاد فرمائیے جس کو میں مضبوط پکڑلوں آپ نے فرمایا ہمیشہ تیری زبان اللہ کے ذکر میں تر رہے ...... (ابن ماجہ)

من قال سبحان الله وبحمده فی یوم مائة مرة حطت خطایاه وان کانت مثل زبد البحر

جسنے ہر روز سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ کہا تو اسکے گناہ اگرچہ سمندر کے کف برابر ہوں محو کئے جاتے ہیں (بخاری ومسلم)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لان اقول سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر احب الی مما طلعت علیہ الشمس	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں کہوں سبحان اللہ والحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو میرے پاس یہ اس چیز سے زیادہ محبوب ہے کہ اس پر آفتاب طلوع کیا ہو۔
کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم	دو کلمہ ہیں۔ زبان پر خفیف۔ میزان اعمال میں گراں۔ اللہ کے پاس محبوب سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (بخاری۔ مسلم)
فضیلت درود شریف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی علی صلوٰۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیات ورفعت لہ عشر درجات ----	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ایکبار مجھ پر درود پڑھا تو اللہ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف دس درجہ بلند کیے جاتے ہیں .... (نسائی)
احکام میت وغیرہ تحفۃ المومن الموت	مومن کا تحفہ موت ہے (شعب الایمان)

مسلمانوں میں جب تک یہ جذبہ تھا دنیا کے فاتح تھے اور مجسم اخلاق حسنہ رہے۔ جب حیات زندگی محبوب ہو گئی تو اقوام عالم اور ملل غیر کی نظروں میں حقیر ذلیل کمزور ہو گئے۔ روح القا زائل ہو گیا۔

یتبع المیت ثلاثة فیرجع اثنان ویبقی معه واحد یتبعه اهله وماله وعمله فیرجع اهله وماله ویبقی عمله	تین چیز میت کے تابع ہوتے ہیں پھر دو واپس ہو جاتے ہیں۔ اور ایک اس کے ساتھ رہجاتا ہے۔ اہل۔ مال۔ عمل اسکے اہل و مال واپس آجاتے ہیں اور اسکا عمل ساتھ رہجاتا ہے (بخاری مسلم)
کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها فانها تزهد فی الدنیا وتذکر الاخرة (ابن ماجه)	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمکو قبر کی زیارت سے منع کیا تھا پس تم اس کی زیارت کرو وہ دنیا میں زہد اور آخرت کی یاد کا موجب ہے۔
عن زار قبر ابویه او احدهما فی کل جمعة غفر له وکتب برا۔ مشکوٰة	جو کوئی اپنے ماں باپ یا ان سے کسی ایک کی زیارت ہر جمعہ میں کیا کرے تو وہ شخص مغفرت کیا جاتا ہے اور نیک لوگوں میں لکھا جاتا ہے
عن عائشة رضی الله تعالی عنها	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كلما كان ليلتها من رسول الله صلعم يخرج من آخر الليل الى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مومنين واتاكم ما توعدون غدا

روایت ہے کہ جس شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے ہاں رہتے تو شب کے اخیر حصہ میں بقیع کے قبرستان کو تشریف فرما ہوتے اور یہ کہتے السلام علیکم دار قوم مومنین الخ (مسلم)

كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يزور الشهداء باحد في كل حول واذا بلغ الشعب رفع صوته فيقول سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار ثم ابوبكر رضي الله عنه كل حول يفعل مثل ذالك ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان رضي الله عنهما

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہداء احد کی زیارت کو تشریف لیجاتے اور جب قبرستان کے پاس پہونچتے تو بلند آواز سے فرماتے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ (بیہقی وحسن التوسل لابن حجر مکی)

ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان ياتي قبور الشهداء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہداء احد کے قبرستان میں تشریف لیجاتے

یاجل علی راس کل حول فیقول	اور فرماتے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبیٰ
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار	الدار (در منثور - وفاء الوفا سمہودی)

اس حدیث کی سند میں محدثین کو اختلاف ہے۔ بعض صحت کے قائل ہیں بعض ضعف کے آجکل اعراس میں بجائے ایصال ثواب کے بعض ایسے امور رسومات مروج ہو گئے ہیں جن کی حرمت متفق علیہ ہے۔ اعلیٰ حضرت ظل سبحانی سلطان دکن خلد اللہ ملکہ و وسع سلطنتہ و عز نصرہ کے آثر جلیلہ سے ہے کہ بہت سے بدعات و محارم کی بیخ کنی کی گئی۔ اور توجہ شاہی اصلاح کیطرف مبذول ہے۔ اعراس سے منکرات کی گرم بازاری۔ قمار بازی کا قلع قمع بہت ضروری ہے حکام عالی مقام اور مشائخین ذوی الاحترام اور علماء کرام کی اسکے ازالہ کی طرف جد و جہد درکار ہے۔

زکوٰۃ یورپ میں امرا۔ فقرا۔ سرمایہ داران۔ کاریگران میں سخت رقابت۔ کشمکش جاری ہے۔ تنازع بقا کیلئے سوشیالسٹ۔ نہلسٹ۔ بالشویکس حکمران اور متمول طبقہ کے فنا کرنیکے درپے ہیں۔ اسلام میں مسئلہ زکوٰۃ ایسا ہے جس سے اعلیٰ اور ادنیٰ

طبقہ ۔ مربوط ۔ متحد ۔ ایک دوسرے کا ہمدرد ۔ مونس رہتا ہے ۔ سیاست مدن انسانی ہمدردی کے خیال سے بھی زکوٰۃ اعلیٰ ترین ثواب کی چیز ہے ۔ اس کو رکن اسلام قرار دیا گیا ہے ۔ اسکے تارک کی شریعت مین سخت وعید واقع ہوئی ہے

اذا منعت الصدقۃ ھلکت الاموال

جب زکوٰۃ موقوف کیجاتی ہے تو مالی نقصان ہوجاتا ہے

ما منع قوم زکوٰۃ اموالھم الا منع اللہ منھم قطر السماء

زکوٰۃ نہ دی جاے تو اللہ تعالے بارش کو روکدیتا ہے

اے زکاتت کیمیات راپاسبان

ابر برناید پئے منع زکات

وے صلاتت ہم زکاتت راشبان

وز زنا افتد وبا اندر جہات

ما نقص مال من الصدقات قط

تا بگفتہ مصطفےٰ شاہ نجاح

انما الخیرات نعم المرتبط

السماح یا اولی النعمار باح

روزہ | روزہ فرائض اسلام سے ایک اہم رکن ہے ۔ ترقی روحانیت اجر آخرت کے علاوہ جفاکشی صحت جسمانی ضبط نفس کا موجب ہے علاوہ بریں متمول فاقہ کش طبقہ کے حالت کا اندازہ کرسکتا ہے الصوم جنۃ [illegible]

الصوم جنة من عذاب الله		روزہ عذاب الٰہی سے بچانیکی سپر ہے۔
من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه ومن قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا	غفرله ما تقدم من ذنبه	جس نے رمضان کا روزہ (حق ہونیکی) تصدیق اور اخلاص سے رکھا۔ اور جو کوئی قیام رمضان کیا اور جو شخص شب بیداری کی تو اسکے ما تقدم گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔ (بخاری مسلم)

حج | حج شعار اسلام ہے۔ ضروریات دین سے ہے۔ یہ سعادت اکثر خرمعاش طبقہ کو نصیب ہوتی ہے۔ اعلیٰ طبقہ بہت ہی کم اس سے مشرف ہوتا ہے۔

من حج لله فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدته امه ...... (بخاری مسلم)		جس نے اللہ کیلئے حج کیا فحش اور فسق سے باز رہا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جیسا کہ اس روز تھا جس روز ماں نے جنا تھا۔
من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیوتی ...... (مشکوٰۃ)		جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت میری موت کے بعد کی تو ہوگا اس شخص کے مانند جو میری حیات میں ملاقات کی۔

حج کیلئے جہات اربعہ کے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ مصالح ملی کیلئے یہ ایک عظیم الشان دینی کانفرنس ہے۔ عالم اسلامی کو اس استفادہ کی کبھی توفیق نہیں ہوئی [illegible]

منافقانہ اسلام لایا۔ جزیرۃ العرب کے مختلف قبائل اور اقطار میں مدت مدید بود و باش
رکھی۔ سیاسی سبق حاصل کر کے پھر اپنے وطن مرتدانہ واپس ہوا۔ دماغ پاشی اور صرفہ کثیر کر کے
کتاب فیوچر آف اسلام مرتب کی جس میں اسلامی سیاسی۔ طاقت۔ مذہبی اقتدار کے
فنا کرنے کیلئے تدابیر۔ تجاویز بتلائے گئے۔ ہنٹر اور بلنیٹ کے اصول اور ہدایات عرصہ دراز سے
بعض زندہ ہستی اقوام کے دستور العمل بنے رہے اور عملی کام جاری رہا۔ حج کے موقع میں
منا عرفات میں انکے نائب کے عظیم الشان کیامپ قائم کئے جاتے تھے۔ سادہ لوح
سرداران عرب۔ زیر پرست شیوخ قبایل کی ضیافتیں ہوتے کثیر انعام و اکرام تقسیم کئے
جاتے تھے۔ دول اسلامیہ تسخیر بیسر کیلئے ہوش کوبی کا تدارک۔ اور دول فرنگ موقع
کیلئے قتل کوبی کا سامان کیا کرتے ہیں۔ اسلامی اولات امور کے سادہ لوحی غفلت
کہالت۔ بے پروائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ قلب اسلام۔ بلاد مقدسہ فرد سے حلق اغیار ہو گیا
تو آخر حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وصیت۔ حفاظت بلاد
مقدسہ کا جذبہ۔ احساس۔ عالم اسلامی میں پیدا ہو گیا۔ اب قریشی۔ ترکی امامت کا
مسئلہ نہیں ہے بلکہ اسلام اور صلیب کے خلافت کا سوال ہے۔ الحمد للہ مسلمانوں کے

زندہ دلی ۔ استقلال ۔ جد وجہد کی وجہ سے ۔ اغیار کے معدہ میں سوء ہضمی کی کیفیت
پیدا ہو کر بے نیچ ہے سے

پسته چو پر شد بز ند پیل ۔ ا   با ہمہ مرزی ہ صلابت کہ اوست
موشگان را چو بود اتفاق   شیر ژیان را بدرانند پوست

حرمین شریفین کی موقوفہ جاگیر | نواب محمد علیخان والاجاہ فرمانروائے کرناٹک (مدراس) غریب
حجاج کی امداد اور اکابرین حجاز کے وظایف کیلئے اپنی ریاست کا اہم تجارتی بندر پورٹو نوو
وقف کر دیا تھا (تزک والاجاہی) انگریزی گورنمنٹ خلاف معاہدہ واقرار انگو ضبط کرلی بقول مسٹر
امیر علی ہندوستان کے غصب شدہ اسلامی اوقاف واگذاشت کر دیئے جائیں تو مسلمانوں کا
افلاس دفع ہو جائیگا ۔ ہماری رائے میں شریف مکہ اپنی سرپرست یا حامی عربی سلطنت کی
گورنمنٹ سے درخواست کریں تو شاید موقوفہ جاگیر پورٹو نوو حال ضلع کڈلور صوبہ مدراس
مصارف حرمین الشریفین کیلئے واپس کر دیا جائیگا جبکہ اسلامی ترکی ۔ مصر کے صدقات
ملک الحجاز پر بند کرلئے گئے ہیں تو اب فیاض بے تعصب ۔ قدرشناس عیسائی
گورنمنٹ کے دروازہ کو کھٹکھٹانا چاہئے شاید مولانا شریف کی قسمت سے کھلجائے

حصہ دوم خود مختاری لت آصفیہ

یہ ایک وسیع تاریخی مضمون ہے اس مختصر رسالہ مین اسکی گنجایش نہین بطور اختصار کچھ لکھا جاتا ہی
اورنگ زیب کے انتقال کے بعد مسلسل خانہ جنگی ۔ اراکین سلطنت کی رقابت اور حکام کے
باہمی رشک و حسد ۔ درباری سازشون کی وجہ سے سلطنت مغلیہ کمزور ہوتی گئی ۔
(برخلاف اسکے انگریز افسر اپنے سلطنتی مفاد مصالح ملی مین متحد الغرض نظر آئینگے یہ حکام اپنی
دولت کے استحکام و حید نصب العین مفریدیم مطمح نظر رکھتے ہین یہ روح مسلمان حکام مین
تا حال مفقود ہے ہم ظاہر پرستی فیاشن کے شفیقہ ہوتے ہین) مغلیہ سلطنت کی تنظیم
شیرازہ جمعیت کو حملہ نادری نے اور پراگندہ کر دیا جسکے اثر بد سے دکن بھی محفوظ
رہا ۔ مرہٹون کے حوصلے بہت بلند ہو گئے ۔ دکن کی طوائف الملوکی ۔ بد انتظامی
تباہی کی اصلاح اور صوبہ کرناٹک (مدراس) کے مغلیہ مقبوضات جسکو مغل جنرلون
شہزادہ کام بخش ۔ ذوالفقار خان ۔ داؤد خان وغیرہ نے نہایت جانفشانی سے
نو سال مین دوبارہ فتح کئے تھے معرض خطر مین تھے ۔
بادشاہ دہلی کی نظر مین گروہ امرا سے تجربہ کاری اعلی سیاسی انتظامی اور فوجی

قابلیت مین نواب آصفجاہ بہادر اپنی نظیرآپ تھے۔ لہذا مسلمانون کے سیاسی تفوق قومی ہستی کے برقرار رکھنے دکن کی حفاظت۔ اور مدافعت کیلیئے یہ منتخب اور مامور کیے گئے سنہ۲۰ء مین صوبہ دار بیجاپور پھر اسکے بعد بہ مدامی صوبہ دار دکن مقرر ہوے۔ دہلی کے شاہی فرمانات۔ نوعیت ماموری سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دکن کے مستقل اور خود مختار صوبہ دار بنائے گئے۔

سلطنت مغلیہ اور ملت اسلامیہ کے توقعات کو انھون نے اعلی تدبیر۔ جفاکشی و مستعدی کیساتھ پورا کیا۔ قومی سلطنتی۔ وطنی فرائض کو باحسن وجوہ سرانجام دیا۔ اغیار کے دستبرد۔ دسایس سے ملک کو محفوظ و مصئون رکھا۔ کھوے ہوے مقبوضات کا استرداد کیا۔ دائرہ حکومت۔ رسوخ کی شمال اور شمالی مغرب اور مشرق و جنوب مین از حد توسیع کی۔ ان کی زبردست شخصیت۔ اعلی انتظامی قابلیت۔ وسیع تجربہ بے نظیر شجاعت۔ فوج کی باقاعدگی۔ کثرت کو دیکھکر۔ مرہٹے۔ فرانسیسی انگریز خواہان اتحاد و اتفاق تھے اور بذریعہ سفارت نیابت اسکے لئے کوشان ہوتے۔

نواب آصفجاہ مشاغل حکمرانی کیساتھ علمی مشغلہ بھی رکھتے۔ علماء فضلاء سے عربی مین ،
ایرانیون سے فارسی مین گفتگو کرتے تھے آپ کی علمی یادگار اورنگ آباد کا دارالعلوم آصفیہ ہے
بیحد فیاض منکسر المزاج ۔ علم دوست ۔ قوم پرست ۔ وسیع المعلومات متقی فرمانروا تھے
حرمین الشریفین کی خدمت ۔ حجاج کی امداد ۔ دستگیری ۔ انکے وقت سے شروع ہوئی ۔
الحمد للہ اسوقت تک باقاعدہ اور ترقی کیساتھ جاری ہے ۔ سنہ ۱۱۶۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۴۸ عیسوی
مین انکا انتقال ہوا روضہ (خلد آباد) مین مدفون ہین ۔

آپکے عہد مین سرزمین دکن کو خاص رونق حاصل تھی ۔ آپ کا آستانہ عالی
اہل کمال کا ملجا و ماوی رہا ۔ ممالک محروسہ مین امن ۔ اعلی ضبط ۔ نسق ۔ شایستہ انتظام
باقاعدہ استحکام کیا گیا ۔ زبردست فوجی قوت ۔ فراہم کر رکھی تھی

آپکے بعد سنہ ۱۱۶۱ ہجری سے سنہ ۱۱۶۴ ہجری تک ناصر جنگ شہید
سنہ ۱۱۶۴ ہجری سے سنہ ۱۱۷۵ ہجری تک صلابت جنگ
سنہ ۱۱۷۵ ہجری سے سنہ ۱۲۱۸ ہجری تک حضور نظام علیخان آصفجاہ ثانی
سنہ ۱۲۱۸ ہجری سے سنہ ۱۲۴۴ تک سکندر جاہ

۱۲۴۴ ہجری سے ۱۲۷۳ ہجری تک نواب ناصر الدولہ بہادر

۱۲۷۳ ہجری سے ۱۲۸۵ ہجری تک نواب افضل الدولہ بہادر

۱۲۸۵ ہجری سے ۱۳۲۹ ہجری تک نواب میر محبوب علیخان بہادر جلوہ آرائے
تخت آصفیہ رہے۔ بوجہ آپکی صغیر سنی کے ۱۳۰۱ ہجری تک نائب السلطنت کے ذریعہ ریاستی کام
سر انجام پاتے رہے۔

اعلیٰ حضرت جلالت مآب نواب میر عثمان علیخان بہادر دکن شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ

۱۳۲۹ ہجری میں آپ زیب تاج و زینت بخش تخت ہوئے بلند ہمتی۔ اولو العزمی۔ مستقل مزاجی۔ فیاضی۔ ہمدردی
دگی۔ دین پروری۔ عالم اسلامی کی سرپرستی۔ عدل گستری۔ حلم و بردباری۔ جفاکشی۔ آپکا ممتاز
خصوصیہ ہے۔ اعلیٰ ملکی اصلاحات ترقیات کیلئے یہ زرین دور عثمانی اپنی نظیر آپ ہے ع آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
اللہ جل شانہ اس بادشاہ رعیت پرور کرم گستر کے عمر و اقبال اور جاہ و جلال میں ترقی۔ احیاء ملت۔
اتباع شریعت کی توفیق رفیق کرے آمین ٥

سال و ماہ و مال و جاہ و اصل و نسل و بخت و تخت
بادت اندر خسروی گیتی برقرار و بر دوام ؞

سال خرم و فال نیک شان فرخ و حال خوش ٭ ہست این سلطنت باقی و تخت عالی بخت ٭٭ ۴م

معاہدات وغیرہ

ایسٹ انڈیا کمپنی کی گورنمنٹ اور دولت آصفیہ کے مابین اتحاد۔ رفاقت وغیرہ کے جو معاہدات ہوتے رہے انکے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ وہ مساوات اور خود مختاری کے حامل ہیں۔ باوجود اسکے سیاسی تجارتی معاہدات سے ملک کا عام جمہور جیسی حاصل شدہ حقوق سے بھی کم متمتع اٹھا سکا۔

فرمانروایان دولت آصفیہ کی یہ اعلی دانشمندی تھی کہ زمانہ کے سیلاب عظیم کی مزاحمت کے عوض اسی رو کے ساتھ اپنا خاص جادہ اختیار کر لیا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی گورنمنٹ سے دوستانہ مخلصانہ تعلقات قایم و برقرار رکھے اور اپنے سلطنتی استحکام حقوق ریاست کی حفاظت صیانت تنظیم فوجی مالی ملکی اصلاحات ترقی سے بھی غافل نہ رہے جنکا مطمح نظر انصاف رعیت پروری فیاضی تھی۔ کیونکہ مستعد اور مضبوط دوست عزیز اور کار آمد ہوتا ہے۔ اور کمزور۔ مریض۔ بدتوفیق۔ بار خاطر سمجھا جاتا ہے۔ دولت آصفیہ کے سپاہی تیغ۔ مسلح رعایا ہمیشہ اپنے کرم گستر۔ عدل پرور۔ حکمران کی اطاعت گذار۔ وفادار۔ جان نثار۔ رہے ہیں۔ یہاں یہ قابل لحاظ ہے کہ فرمانروایان دولت آصفیہ باوجود اپنی حیثیت خود مختاری کے بھی شاہان دہلی کے ساتھ اخیر بادشاہ کے برائے نام عہد تک بھی اپنی مخلصانہ عقیدتمندی قایم رکھے تھے۔

لنگر ۵ محرم کا لنگر عہد قطب شاہی میں مذہبی رسم تھا۔ بعد ازاں وہ فوجی شاندار جایزہ۔ اور حکومت کے
مشرقی شان و شوکت قدیم تہذیب شائستگی۔ فوجی عظمت کا موثرانہ اظہار ملک میں سپاہیانہ روح کے
برقرار رکھنے کا ذریعہ خیال کیا جاتا تھا۔

صوبہ کرناٹک یہاں دولت آصفیہ کے صوبہ ماتحتی کرناٹک کا بیان بیجا نہ ہوگا۔ نواب والاجاہ محمد علیخان بہادر
صوبہ دار کرناٹک (ارکاٹ۔ مدراس) نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی محبت۔ یگانگت۔ رفاقت۔ معاہدات
مواثیق۔ مواعید پر اعتماد کلی کر کے اپنا پورا لشکر تقریباً نو ہزار انکلیون خدمت سے برطرف علیحدہ
کردیا اور دولت آصفیہ کی وابستگی۔ ماتحتی کو بھی منقطع کردیا یہ نواب صاحب زیادہ تر فرنگستانی خواتین کے زیر اثر تھے
جس کی وجہ سے انکی عظمت وقعت باقی نہیں رہی۔ (تاریخ والاجاہی مصنفہ محمد الیاس صاحب مرحوم) انکے عہد میں
اس صوبہ کے مداخل سالانہ ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ تھے (اساس ریاست کرناٹک صفحہ ۲۹) بوجہ کمال اتحاد
و اتفاق و اعتماد آنریبل کمپنی و تقرب اس کے فوج کشیون کے زیادہ تر
مصارف ان سے ہی وصول کئے جاتے تھے۔ مرہٹون۔ فرانسیسیون
حیدر علی خان کے جنگون بلکہ بنگالہ کے لئے مدراس سے جو مہم بھیجے جاتے
وہ مصارف بھی ریاست کرناٹک سے وصول ہوتے۔

(انوار نامہ - تذکرۂ والاجاہی - اسی ریاست کرناٹک) کمپنی کی امداد کیلئے کمپنی سے ہی قرض لیا جاتا تھا بھاری سود در سود کی ادائی سے ریاست مقروض۔ ویلزلی موقع کی تاک میں تھی (ایضاً صفحہ ۲۲۹ [illegible]) بہت جلد صوبہ کرناٹک کا خاتمہ کر دیا گیا۔ کمپنی کی ابتدا میں نواب ارکاٹ نے بہ ترقی پید لانے چنگل پیٹ کا زرخیز ضلع بطور شکرانہ کمپنی کو تحفتہ دیدیا۔ کمپنی اپنے زمانہ عروج میں بعد غلطی ریاست کے انکے مصیبت زدہ خاندان کو سابقہ احسان کے معاوضہ میں یہ ضلع واپس دیدیتی تو والاجاہی خاندان وغیرہ تباہی سے محفوظ رہتا۔ خداوند عالم دولت آصفیہ کو ہمیشہ برقرار قائم و دائم مستحکم رکھے کہ مختلف فنا شدہ ریاستوں کے اکثر متوسلین جنکے لئے انکے عزیز اوطان باوجود وسعت تنگ ہو گئے (جہاں اکثر اعلیٰ خدمات یوروپینوں کے لئے اوسط ادنے زیادہ تر اوطبقہ کے لئے عملاً مخصوص ہیں) دولت آصفیہ مہاجرین اوطان اور شکستہ حالوں کی انکی حیثیت سے زیادہ دستگیری کی اور کر رہی ہے۔ اسکے مکافات میں انکو اپنے محسن ریاست کی خیر سگالی نمک حلالی بے لوثی شکر گذاری اور اہل ملک کی ہمدردی مقدس فریضہ سمجھنا چاہئے۔

ایفائے عہود | الحاقی پالیسی کے مضر تلخ اثرات کے وسیع تجربہ کے بعد ۱۸۵۸ء سے برٹش سلطنت کا

اصول۔ فیاضی۔ جسپرچشی۔ وسیع النظری قرار دیا گیا ہے۔ ملک کی یہ توقع بیجا نہ ہوگی جبکہ برٹش انڈیا

میں اہم ترین اصلاحات اور نظام سلطنت کی تجدید قطع و برید زیر غور او معرض بحث جد و جہد میں

ہے تو اس صورت میں از روئے معاہدات جو دوستانہ مساویانہ حقوق دولت آصفیہ کو حاصل ہیں

برٹش گورنمنٹ اسکے عملی ایفاے عالم اسلامی کے قلوب کو مسخر اور اپنے موروثی محسن ریاست

کے حقیقی اتحاد۔ اخلاص کا ثبوت دیگی تا یہ امور اسکے امپیر کے استحکام اور بقاء کا

باعث ہوں۔ نیپال مختصر خدمات معمولی امداد کے معاوضہ میں اعلیٰ ترین صلہ کا مستحق سمجھا گیا

آصفی ایثار قربانیوں کا کوئی جدید صلہ نہ سہی۔ جائز قانونی حقوق ہی عطا کیے جائیں۔

حصہ سوم براڑ

براڑ کا صوبہ حیدرآباد کی جانب شمال واقع ہے جس کا رقبہ (۱۷۷۰۰) مربع میل ہے۔

حشرات الارض — براڑ حسب تشکیل سر ایڈون اربالڈ۔ ان حشرات الارض کی پرورشی کیلئے

دائمی اجارہ کے نام سے ۱۸۵۳ء میں لیا گیا ان ناخواندہ مہمانوں کا نام ہے کنٹنجنٹ۔ ایڈون اربالڈ

اپنی تصنیف مارکوئیس آف ڈلہوزیس اڈمنسٹریشن آف برٹش انڈیا میں لکھا ہے۔

"حشرات الارض کا عجیب و غریب حالت ہوا کرتی ہے کہ وہ ایک ایک سفید ایک ایک نیروح

جسم میں سونپ دیتے ہیں جو خود بخود اپنے امراض دابہ کے ہی مادہ سے اسکی چربی
گوشت اور دیگر مادوں سے اپنی پرورش کرلیتے ہیں یہانتک کہ وہ دابہ یا تو فنا
ہوجاتی ہے یا زندہ درگور۔ پس ہماری گورنمنٹ اسی قبیل کے کثیر التعداد انڈے
ہندوستان میں ڈالدی ہے جو کنٹنجنٹ کے نام گرامی سے موسوم اور تمامی
روساء ہند کے درباروں میں متعین ہے ۔"

استرداد برار

حسب معاہدات دولت آصفیہ برار کے استرداد کیلئے کوشاں رہی اور ہے
اس میں شک نہیں کہ قوت اور عدالت کی جدوجہد میں کامیابی غلبہ آخر حق کے ہی نصیب
ہوتا ہے الحق یعلو ولا یعلی سرلیپل گریفن تاریخ پنجاب میں لکھتا ہے۔
برٹش سلطنت کی پائیداری کیلئے تین چیز ضروری ہیں۔ انصاف۔ فیاضی
قوت اور یہ رائے بلاشبہ صداقت پر مبنی قابل عمل ہے۔صرف قوت سلطنت کے
قیام و استحکام کی متکفل نہیں ہو سکتی۔

دولت آصفیہ کی خدمات

آصفی بے نظیر خدمات کمپنی کی ابتدائی نشوونما سے لیکر آجتک جبکہ برٹش کا
نیر اقبال نصف النہار پہ پہونچ گیا ہے مخلصانہ رہے ہیں۔ متعدد نازک موقع پر جبکہ

برٹش امپیر کی موت حیات کا مسئلہ درپیش تھا "یار وفادار" کی گراں قدر امداد حیات تازہ کا کام کی۔ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ زبردست سے زبردست شہنشاہیت کو بھی اپنے دور حیات میں مشکلات درپیش ہوتے رہتے ہیں۔ انقلابات دہر سے افراد کی طرح با اقبال اقوام بھی مستغنی نہیں ہو سکتے۔ لہذا حوادث غیر حوادث میں دوستدار محسن حکومتوں کی دلجوئی جتن یانی استحکام کا باعث ہے امید ہے کہ انصاف پرست گورنمنٹ حق بحقدار رسانید کے اصول پر برار دولت آصفیہ کے تحویل کریگی۔

رعایائے برار — برار میں عموماً اعلیحضرت پادشاہ دکن کے نیابتی حکومت عطا کیے جانے اور قربانی گاؤ کی موقوفی۔ انکم ٹیکس کی معافی کا لگنا چاہ نا نظر امتحان سے دیکھا گیا لیکن بعض توہم پرست اور تنگ نظر۔ استبدادی بھول بھلیاں کے دلدادہ بجائے شکران نعمت کے امریکہ کے حبشی غلاموں کی طرح اعلی تمدنی ملکی حقوق کے برخلاف کفران نعمت اور متعصبانہ ایجیٹیشن کر رہے ہیں

ریاست میں سوراج — بعض خود غرض تنگ نظر و تنگی یہ تحریک کر رہے کہ پہلے ریاست میں یہ اصلاحات نافذ کئے جائیں ان کو جاننا چاہیے کہ نفعتاً نہیں عملاً یہ حقوق دیسی ریاستوں میں دیسیوں کو حاصل ہیں کیونکہ دیسیوں پر دیسی حکمرانی کا نام ہے سوراج۔

خوش قسمتی سے یہ بات دیسی ریاستوں میں موجود ہے کہ یورپ کے انتظام حکومت و معاشرت کی اندھی تقلید کو
منزل مقصود عروج اقبال تصور کر لینا سادہ لوحی ہے خود یورپ میں سیاسی مختلف گروہ کا تا حال حکومت
رانی کی ایک خاص نظام صحیح پر اجماع اتفاق نہیں ہوا ہے مشرقی سلطنت ہے یا مغربی جمہوری ہو یا دستوری
اکثر و بیشتر شخصیت کا حاکم مرکز حکومت صاحب اقتدار ہوتا ہے ملکی مجالس اسکی اشارہ پر رقص کرتی ہیں ترقی تنزل کا رازانہ فلسفہ
تاریخ بتلا رہا ہے ملل دنیا کی دور زندگی میں افراد کیطرح اقوام اور حکومتوں کیلئے بھی طفولیت، شباب، پیری، نمو، ارتقا
زوال لازمی ہیں خواہ ریپبلک ہو یا کانسٹیٹیوشنل وغیرہ تو عصر حاضر میں یورپ کی کورانہ پیروی مرادف اقبال نہیں ہو سکتی جو لوگ اپنے نصب العین
فیاضی حمل معتدل مشرقی طرز حکومت کے برکات سے مستفید ہونے کے عادی ہیں انہیں فوری تبدیلی کرنا گویا اور مقامات
کیطرح منازعات فرقہ بندی برپا کرانا ہے ریاستوں میں اب تک ہندو مسلمان یا شیعہ سنی کا سوال پیدا نہیں ہوا ریاستی بنا پر حکومت کا
جدید دنگل مہیا کرنے کے آگے اسکے ہر ایک پہلو پر غور کر لینا ضروری ہے۔

اختتام کتاب

اب کتاب ہذا کا اختتام اس دعا پر کیا جاتا ہے کہ خداوند عالم اہل اسلام کو اتباع شریعت غرا - احیاء سنت
اعلاء کلمۃ اللہ کی توفیق نیک اور اہل ہند کو ایثار و اخلاص نصیب کرے اور ہمارے ظل اللہ سرپرست ہذا اعلیحضرت
ہز مجسٹی سلطان دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے عمر و اقبال میں برکت۔ دولت میں وسعت عطا کرے شر اعداء
اور انکے مکاید سے محفوظ اور پرچم آصفی کو بلند اہل ملک پر تا قیام سایہ فگن رکھے آمین بجاہ النبی و آلہ سید المرسلین

تمت

اشتہار
قابل دید کتب برائے فروخت
مرتبہ
مولوی محمد غوث صاحب
Checked 1987
الخلافۃ الاسلامیہ ۲ر
دافع البہتان عن حقائق القرآن (ایک پادری صاحب کا جواب) ار
التعلیم العام فی بلدان النظام ار
الترجمۃ الملیکی مدن المملکۃ الآصفیہ ار
تحفہ مرزایان ار
شطحیات مرزا صاحب قادیانی ار
القول المتین فی جواب مغویات المسلمین
انوار الحکم فی جرح مصباح الظلم
فانوس یقین دجہ اچہد اللتین مذکورہ ہر حصہ ۸ر
ربانی گایتری منتر (اس میں انسانی ۲ر
زندگانی کا مقصد اور برکت یعنی نجات کا
راستہ بتلایا گیا ہے) اللمعات الآصفیہ ۸ر
المشتہر
محمد عبد الغنی